بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ

(ہود)

اصلاحِ نفس

www.KitaboSunnat.com

مرتّب

ابوعطیہ

عبدالقیوم بن حافظ علم الدّین رحمہ اللہ

جامع مسجد مزمّل اہلحدیث

بند روڈ لاہور ۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــــــ اصلاح نفس
مرتب ـــــــــــ ابو عطیہ عبد القیوم بن حافظ علم الدین رحمہ اللہ
قیمت ـــــــــــ ۲۰/- روپے
تاریخ اشاعت ـــــــــــ اکتوبر ۱۹۹۵ء
تعداد ـــــــــــ ۱۰۰۰/-
ناشر ـــــــــــ مرکز الدعوة والارشاد ۵ چیمبرلین روڈ لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر چیز کو انسان کے لئے پیدا کیا ہے اور انسان کو اپنی عبادت کے لئے اور دنیا میں آنے کا مقصد بھی یہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان الفاظ سے واضح کردیا ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (الذاریات)

ترجمہ۔ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو دنیا میں درج ذیل احوال سے آزماتا ہے۔

۱۔ کسی کام کا حکم دے کر۔

۲۔ کسی کام سے منع کرکے۔

۳۔ مصائب و آلام میں مبتلا کرکے۔

۴۔ نعمتیں عطا کرکے۔

مندرجہ بالا چاروں حالتیں چونکہ نفس انسانی پر وارد ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ بندے سے یہ چاہتے ہیں کہ وہ اس دنیا میں بندگی اختیار کرے تاکہ دنیا و آخرت کی کامیابیاں حاصل کر سکے۔ لہٰذا نفس کی تربیت و اصلاح کے لئے چند باتیں میرے ذہن میں کافی عرصہ سے محفوظ تھیں جسے ایک چھوٹے سے پمفلٹ کی شکل میں مرکز الدعوۃ والارشاد کی طرف سے تقریباً دو سال پہلے شائع کیا گیا تھا جس کا نام ''تعلیم و تزکیہ کا مختصر تربیتی کورس'' رکھا گیا تھا۔ مختصر ہونے کے باوجود اس رسالہ کو قارئین نے بہت پسند کیا اور اکثر دوستوں کیطرف سے اصرار ہوا کہ اسے قدرے وضاحت سے لکھا جائے چنانچہ اب میں نے اس پمفلٹ میں کئی اضافے کرکے اسے کتابی شکل میں ترتیب دیا ہے اور اس کا نیا نام ''اصلاح نفس'' رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو قارئین کی ذہنی، فکری اور عملی تربیت کے لئے مفید بنائے تاکہ وہ موجودہ دور کی الحادی، لادینی اور جمہوری طاغوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاقتوں کے سامنے سینہ سپر ہو کر سلفی منہج کو اجاگر کر سکیں۔ علاوہ ازیں میری دلی خواہش ہے کہ یہ کتاب مجاہدین کے لئے روحانی قوت کا ذریعہ بنے تاکہ وہ جہاد کے محاذوں پر کفر کی گردن توڑ کر اسلام کو غالب کر سکیں۔ یہ کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلا باب ۔ ایمان

دوسرا باب۔ اوامر

تیسرا باب۔ نواہی

جو بھائی اس کتاب کو پڑھ لینے پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہتے بلکہ اپنی زندگی کو اس کے مطابق سنوارنا بھی چاہتے ہیں ان کے لئے بعض علماء نے چند مفید باتیں بیان کی ہیں جن کو اپنے نفس کی اصلاح کے دوران ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

۱۔ اصلاح کا پختہ عزم

جو شخص اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے اس کے لئے پہلی بات یہ ہے کہ وہ اصلاح کی راہ پر پختہ عزم کے ساتھ چل پڑے، پھر جو مصائب و مشکلات اصلاح کے سلسلہ میں پیش آئیں انہیں خوش دلی سے برداشت کرے خواہ ان کا تعلق معیشت سے ہو یا معاشرت سے (یعنی کاروبار رسم و رواج' خاندان' برادری وغیرہ)

۲۔استعانت باللہ یعنی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا

آدمی کو ہر لمحہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہنا چاہئے کیونکہ اس راستے پر چلتے ہوئے آدمی کے ہر قدم پر اللہ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے۔ آیا کہ وہ اس کام میں مخلص ہے؟ یا ریاکار؟ اس راستے میں صرف وہی چل سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کی توفیق حاصل ہو۔

۳۔نیک صحبت

ا۔ اس شاہراہ پر چلنے کے لئے ایسے علماء کی صحبت میں رہنا اور گاہے بگاہے ان سے ملتے رہنا ضروری ہے جن کو علم نافع حاصل ہو اور تقویٰ میں پختگی حاصل ہو۔ جن کی مجلس سے آدمی کو یہ مندرجہ ذیل خوبیاں حاصل ہوتی ہوں۔ا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں ترقی' سنت سے محبت' ایمان میں اضافہ ہو' دنیا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت اور فکر کم ہو اور آخرت کا فکر زیادہ ہو۔ اس سلسلے میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اور صلحاء امت کی سیرتوں کا مطالعہ کرنا چاہئے

ب۔ نیز اس راستے میں چلنے کے لئے ایسے ساتھی اور ہمسفر تلاش کرنے چاہئیں جو یہی فکر رکھتے ہوں کیونکہ اس راہ پہ چلتے ہوئے آدمی کو اپنوں سے کٹنا اور غیروں سے جڑنا پڑتا ہے جو نفس پر انتہائی مشکل وقت ہوتا ہے یہی ساتھی اس وقت سہارا بنتے ہیں اور آدمی کو تقویت پہنچاتے ہیں۔

۴۔ فکر آخرت

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی فکر کو تازہ رکھنا یعنی موت کے حملہ کے آگے بے بسی' قبر کی تاریکی اور تنہائی' قیامت کے دن کی ہولناکی اور اس وقت کی بے سروسامانی کو کبھی نہ بھولنا اور پھر یہ بات تازہ رکھنا کہ اس دن میری ہر خیانت' چوری اور بے ایمانی پکڑی جائے گی اور ایک ایک عمل کا حساب دینا ہوگا کسی کی سفارش نہیں کام آئے گی مگر اللہ کے حکم سے۔ ایمان اور اعمال صالحہ کی وجہ سے ہی آدمی اللہ تعالیٰ کے قریب ہو سکے گا۔

۵۔ ذکر الٰہی

آدمی کو ہر لحہ چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہنا چاہئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً ہر کام سے پہلے اور بعد کوئی نہ کوئی دعا یا ذکر سکھلایا ہے جس کے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے اللہ کی یاد نفس کی اصلاح کے سلسلہ میں بہت مفید ہے بشرطیکہ یہ ذکر دل کی بیداری اور فہم و شعور کے ساتھ کیا جائے محض زبان کی ورزش بن کر نہ رہ جائے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات کا ذہن میں رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔

۶۔ محاسبہ نفس

میں نے اس کتاب میں تربیت نفس کے لئے چند کاموں کا انتخاب کیا ہے ہر بھائی کو ان کا اہتمام خود بھی کرنا چاہئے اور اپنے زیر اثر اہل و عیال' شاگرد' دوست واحباب سے بھی ان کا اہتمام کروانا چاہئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

— جس کی صورت یہ ہے کہ روزانہ یا ایک دو دن بعد اپنے دینی بھائیوں کا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔ محاسبہ جتنا جلدی ہوگا اتنا ہی فائدہ ہوگا یہ کام رسمی نہ بن جائے بلکہ ان کاموں کی دل میں اہمیت بٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہر بھائی یہ کام شوق و محبت اور اخلاص سے کرے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے نفس کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس پر استقامت بخشے۔ (آمین)

ابو عطیہ عبدالقیوم
۱۰ اکتوبر ۱۹۹۴ء لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا باب

ان الحمد للّٰہ نحمد ہ ونستعینہ ونستغفرہ' ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا' ومن سیئات اعمالنا' من یهد ہ اللّٰہ فلامضل لہ' ومن یضلل فلا ھاد ی لہ' واشھد ان لآ الہ الا اللّٰہ' وحد ہ لاشریک لہ' واشھد ان محمد ا عبد ہ ورسولہ

(یا ایھا الذ ین آمنوا اتقوا اللّٰہ حق تقاتہ ولاتموتن الا وانتم مسلمون)

(یاایھا الناس اتقوا ربکم الذ ی خلقکم من نفس واحد ۃ' وخلق منھا زوجھا' وبثّ منھما رجالا کثیرا و نساء" واتقوا اللّٰہ الذ ی تساء لون بہ والارحام' ان اللّٰہ کان علیکم رقیبا) یآایھا الذ ین آمنوا اتقوا اللّٰہ وقولوا قولا سد ید ا' یصلح لکم اعمالکم ' ویغفرلکم ذ نوبکم' ومن یطع اللّٰہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما)

اما بعد فان خیر الحد یث کتاب اللّٰہ وخیر الھد ی ھد ی محمد وشر الامور محد ثاتھا' وکل محد ثۃ بد عۃ' وکل بد عۃ ضلالۃ' وکل ضلالۃ فی النار۔

ایمان باللہ کا مفہوم

ایمان باللہ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہر چیز کا خالق و مالک ' رازق ' ساری کائنات کا نظام چلانے والا سمجھنا' اس کی ذات اور اس کی وحدانیت پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اس کی جملہ صفات کو کامل و مکمل اور ہر عیب سے منزہ ماننا' نیز اسی کو اپنا معبود سمجھنا اور یقین کرنا کہ وہ اپنی ذات وصفات اور عبادت میں یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔

وجود باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے دلائل کی کمی نہیں ہے بلکہ اس کی مخلوقات میں غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے کائنات کی ہر چیز اس کے حقیقی خالق ہونے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلالت کر رہی ہے۔ غور کیجئے کہ دنیا میں بے شمار آدمی رہتے ہیں لیکن سب کی شکلیں اور صورتیں مختلف، رنگ اور آوازیں الگ الگ ہیں' کوئی چھوٹا ہے کوئی بڑا ہے' کوئی کالا ہے کوئی گورا ہے' کسی کی آنکھیں چھوٹی ہیں اور کسی کی بڑی' کسی کے ہونٹ موٹے اور کسی کے پتلے کسی کا چہرہ زرد اور کسی کا سرخ' کوئی موٹا اور کوئی دبلا۔ غرض جتنے آدمی ہیں اتنی ہی صورتیں اور اتنی ہی رنگتیں ہیں' اسی طرح ہر ایک کی آواز بھی الگ الگ ہے۔ ماں بیٹی کی آواز میں فرق ہے' باپ بیٹے کی آواز میں فرق ہے' بھائی کی گفتگو کا ڈھنگ کچھ اور ہے اور بہن کی گفتگو کا انداز کچھ اور ہے۔ اس میں بڑی حکمتیں ہیں' اگر سب کی صورتیں' رنگتیں اور آوازیں بالکل ایک جیسی ہوتیں تو دنیا میں بہت سی مشکلات پیدا ہو جاتیں۔

اسی طرح آسمان کا بغیر کسی ستون کے قائم ہونا سورج چاند اور ستاروں کا وقت پر طلوع و غروب ہونا رات اور دن کا آنا جانا' زمین کا بے شمار مخلوقات کو اٹھائے ہوئے متوازن رہنا' موسموں کا بدلنا' بادلوں سے بارش کا برسنا' زمین کا انسانوں اور جانوروں کے لئے مختلف قسم کے پھل' سبزیاں' اناج اور چارہ پیدا کرنا جانوروں کا گھاس پھونس کھا کر خون' گوبر اور پیشاب کے درمیان سے خالص اور خوشذائقہ دودھ دینا' بڑے بڑے جانوروں کو انسان کا مطیع ہونا' سمندروں میں بڑے بڑے بحری جہازوں اور کشتیوں کا چلنا یہ ساری چیزیں ایک ایسے خالق کے وجود پر دلالت کرتی ہیں کہ جس کا نام اللہ تعالیٰ ہے۔

اسماء و صفات پر ایمان لانا

جس طرح ہر ذات کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اسماء و صفات ہوں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے لئے بھی اعلیٰ اسماء اور پاکیزہ صفات ہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کو خوب جاننے والا' ہر چیز پر قادر' خود زندہ اور قائم ہے اور ہر چیز کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ نیند تو کیا اس کو اونگ بھی نہیں آتی۔ کائنات میں اسی کا حکم چلتا ہے اور وہ اسے بڑی حکمت کے ساتھ چلا رہا ہے۔ جس طرح ہر مسلمان اس کی ذات کو بغیر کسی کی مشابہت اور تمثیل کے مانتا ہے اسی طرح اسکی صفات پر بھی بغیر کیفیت، تمثیل، تشبیہ' تاویل، تعطیل کے ایمان لائے پھر جاندار اور بے جان مخلوقات کو پیدا کرنے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کوئی اس کا حصہ دار تھا اور نہ معاون۔ وہ غنی ہے۔ سب اس کے سامنے عاجز اور فقیر ہیں۔ جو ان صفات کا مالک ہے وہی اس لائق ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے۔ اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کیا جائے کیونکہ جس طرح وہ اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی طرح عبادت میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں۔ جس نے اس کی ذات و صفات اور عبادت میں کسی کو شریک کیا تو یہ شرک ہو گا اور اللہ تعالیٰ مشرک کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔

عبادت کی تعریف اور اس کی اقسام

عبادت کا لغوی معنی

انتہائی عاجزی اور انتہائی محبت کرنا ہے

عبادت کی تعریف

ہر وہ کام اور بات جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ظاہر ہو یا باطن وہ عبادت کہلاتا ہے۔

عبادت کی اقسام

محبت کرنا

اللہ تعالیٰ سے سب سے بڑھ کر محبت ہو جس میں تعظیم اور عاجزی بھی ہو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

والذين آمنوٓا اشد حبا للّٰه (بقرۃ۔ ۱۶۵)

وہ جو ایمان لائے ہیں ان کی اللہ سے سب سے بڑھ کر محبت ہے۔

خوف

دل میں اللہ کا ہی خوف ہو ان کاموں میں جو کام صرف اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

فلاتخشوا النّاس واخشون (مائدہ ۔۴۴)

پس نہ تم ڈرو لوگوں سے اور مجھ ہی سے ڈرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توکل اور بھروسہ

بھروسہ اور توکل اللہ پر ہی کرنا چاہئے ان کاموں میں جو کام صرف اللہ ہی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وعلی اللّٰہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین (مائدہ۔ ۲۳)

اور اللہ پر ہی بھروسہ کرو اگر تم مومن ہو۔

رجا

یعنی آس اور امید اللہ پر ہی رکھے ان کاموں میں جو کام اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اولئک یرجون رحمة اللّٰہ (بقرہ۔ ۲۱۸)

(مومن) وہی (ہیں جو) امید رکھتے ہیں اللہ پر۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بندہ صرف اپنے رب کی رحمت کی امید رکھے۔

رکوع اور سجدہ کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **یا ایھا الذ ین آمنوا ارکعوا واسجد وا واعبد وا ربّکم** (الحج۔۷۷)

اے ایمان والو! رکوع کرو' سجدہ کرو اور عبادت کرو اپنے رب کی۔

دعا کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے - **ولاتد ع من د ون اللّٰہ ما لاینفعک ولایضرک** (یونس ۔۱۰۶)

اور نہ پکاریں آپ اس کو جو آپ کو نفع اور نقصان نہیں دے سکتا

ذبح کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العلمین** (۱۶۳)

آپ کہہ دیں بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے پالنے والا ہے تمام جہانوں کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذر و نیاز

نذر و نیاز اللہ کے لئے دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ولیوفوا نذورھم (۲۹) اور وہ اپنی نذریں پوری کریں۔

طواف کرنا

طواف صرف بیت اللہ کا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ولیطوفوا بالبیت العتیق (الحج - ۲۹)

اور وہ اس قدیم گھر کا طواف کریں۔

توبہ کرنا

حقوق اللہ نہ ادا کرنے کی صورت میں صرف اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

توبوا الی اللّٰہ ایھا المومنون (نور - ۳۱)

اے مومنوں اللہ سے توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **ومن یغفر الذنوب الا اللّٰہ** (آل عمران - ۱۳۵) اللہ کے سوا گناہوں کو کون معاف کرسکتا ہے۔

پناہ مانگنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **قل اعوذ برب الفلق** (الفلق-۱) آپ کہہ دیں میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی۔

مدد مانگنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **ایاک نعبد وایاک نستعین** (الفاتحہ-۴)

تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد مانگتے ہیں۔

فریاد کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **اذ تستغیثون ربکم** (الانفال-۹)

جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا مفہوم

اللہ تعالیٰ کے رسول پر ایمان لانے کا مفہوم صرف زبان سے اقرار کرلینا کہ آپ اللہ کے آخری رسول ہیں کافی نہیں ہے بلکہ ایمان کی اصل روح آپ کی ذات پر سچا اور پکا اعتماد ہو کہ آپ صادق اور امین ہیں اس بات پر اعتماد ہو کہ آپ کے ہر قول و فعل کے اندر گہری حکمت ہے اگرچہ وہ حکمت ہماری سمجھ میں نہ آرہی ہو اس بات پر اعتماد کہ آپ نے جو راہ دکھائی ہے بظاہر اس میں کتنے ہی خطرات نظر آرہے ہوں۔ لیکن نجات اور فلاح کی حقیقی راہ وہی ہے۔ اس بات پر اعتماد کہ آپ نے زندگی کے جو اصول سکھائے ہیں وہ وقتی اور عارضی نہیں ہیں بلکہ وہ دائمی اور ابدی ہیں۔ انسان ان سے کبھی مستغنی نہیں ہوسکتا۔ اور سب سے بڑھ کر اس بات پر اعتماد کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا جو طریقہ آپ نے بتایا اور سکھایا ہے اس سے بڑھ کر کوئی اور طریقہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح صرف زبان کے اقرار سے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آدمی ایمان کی حقیقی لذت اور مٹھاس سے لطف اندوز نہیں ہوسکتا اور نہ ہی یہ ایمان اس کے لئے آخرت میں کار آمد ثابت ہو سکتا ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ آپ کی اطاعت کی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کوئی نبی اور رسول اس لئے نہیں بھیجا کہ لوگ صرف دل سے ایمان لے آئیں اگرچہ ان کی اطاعت نہ ہی کریں۔ بلکہ اس کے بھیجے جانے سے جو اصل شئے مقصود رہی وہ یہ تھی کہ زندگی میں ان کے حکم کی بے چون و چرا تعمیل کی جائے اور جن کاموں سے منع کریں ان سے بلاتامل رک جائیں۔ اس حقیقت کو قرآن مجید میں واضح طور پر یوں فرمایا!

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ (نساء - ٦٤)

اور ہم نے نہیں بھیجا کوئی رسول مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آدمی کے اعمال کی قبولیت کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ اللہ کے رسول کی اطاعت کرے وگرنہ اطاعت کے بغیر اس کے اعمال ضائع ہوجائیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یا ایها الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول ولاتبطلوا اعمالکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(محمد-۳۳)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو

اللہ تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کا اس لئے حکم دیا ہے کہ رسول کی اطاعت درحقیقت اللہ کی اطاعت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ (نساء-۸۰) جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور خود آپ نے فرمایا!

فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّداً فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّداً فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ (بخاری)

تو جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان نشان امتیاز ہیں۔

قرآن مجید میں اس بات کو واضح کردیا گیا ہے کہ یہ اطاعت محض ظاہری اور رسمی نہ ہو بلکہ ضروری ہے کہ آدمی اپنے آپ کو پورے طور پر اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت کے تابع کردے۔ آپس میں جو بھی مسائل پیدا ہوں ان سب کو طے کرنے کے لئے کتاب و سنت کی طرف رجوع کرے اور پھر ان فیصلوں کو دل کے پورے اطمینان اور طبیعت کی پوری رضامندی کے ساتھ قبول کرے۔ ان کے خلاف دل کے اندر کسی قسم کی بدگمانی نہ رکھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً (نساء-۶۵)

تیرے رب کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے اختلافات میں آپ کو منصف نہ بنالیں اور جو فیصلہ آپ کردیں اس سے اپنے دل میں تنگی نہ پائیں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوسکتے۔

اطاعت کے ساتھ ساتھ اللہ کے رسول کی اتباع کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے کیونکہ بعض حالات میں اطاعت ظاہری اور رسمی بھی ہوسکتی ہے مثلاً آدمی ایک شخص کی اطاعت کرتا ہے لیکن اس کی اطاعت میں اخلاص و محبت کا جذبہ ذرا بھی شامل نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا۔ لیکن اتباع میں متبوع یعنی جس کی اتباع کی جائے اس کے لئے عقیدت و محبت اور ادب و احترام کا جذبہ پایا جانا بھی شرط ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی نہیں کرتے تھے کہ آپ جس کام کا حکم دیتے اس کی فوراً تعمیل کرتے اور جس کام سے آپ منع کرتے فوراً رک جاتے بلکہ آپ کی ایک ایک ادا کو دیکھتے اور اسے نگاہوں میں رکھتے اور پھر ان میں سے ہر ایک کی دلی خواہش ہوتی کہ وہ اپنی زندگی کو زیادہ سے زیادہ آپ کی زندگی کے سانچے میں ڈھال لے اور یہ اہتمام کسی خارجی دباؤ کے تحت نہیں بلکہ محبت اور عقیدت کے جذبہ سے سرشار ہوکر کرتے تھے اللہ کی محبوبیت کا درجہ بھی اتباع سنت سے ہی ملتا ہے جیسے اللہ کا فرمان ہے

قل ان کنتم تحبّون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ویغفرلکم ذنوبکم واللّٰہ غفور رحیم (آل عمران)

آپ کہہ دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا اور اللہ بہت معاف کرنے والا مہربان ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو کامل اور بہترین نمونہ قرار دیا ہے جو اس اسوہ حسنہ کی اتباع میں جتنی ہی ترقی کرتا ہے وہ اللہ کی محبت اور اس کی محبوبیت میں اتنا ہی بلند ہوتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ (احزاب۔ ۲۱)

تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

دین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور ان کی اطاعت و اتباع وہی معتبر اور متحقق ہے جس کی بنیاد محبت پر ہو ایسی اطاعت و اتباع جس کی تہہ میں محبت کا جذبہ کارفرما نہ ہو محض نفاق ہوتی ہے۔ پھر محبت محض رسمی اور ظاہری نہیں بلکہ ایسی محبت مطلوب ہے جو تمام محبتوں پر غالب آجائے۔ جس کے مقابلے میں عزیز سے عزیز رشتہ دار' محبوب سے محبوب تعلقات کی بھی کوئی قدر و قیمت باقی نہ رہ جائے' جس کے لئے دنیا کی ہر چیز کو چھوڑا جا سکے لیکن خود اس کو کسی قیمت پر نہ چھوڑا جائے۔ آپ کا ارشاد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ منَ والد ہ و ولد ہ والناس اجمعین
(متفق علیہ)

آپ نے فرمایا! تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ' اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

ایمان بالآخرۃ

آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اس بات پر یقین کرے کہ یہ زندگی اور اس کی تمام نعمتیں لذتیں اور عزت و مال فانی ہے ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ اللہ تعالی تمام چیزوں کو فنا کردے گا۔ انسان کو یقیناً موت آئے گی اور اسے اپنے بیوی' بچے رشتہ دار' دوست یار' دنیا کا مال ومتاع سب کچھ چھوڑ کر قبر جیسی اندھیر کوٹھڑی میں جانا پڑے گا جو تنہائی اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہے قبر میں سوائے نیک عمل کے کوئی اس کا ساتھی نہیں بنے گا قیامت کا دن پچاس ہزار سال لمبا ہوگا۔ ارشاد نبوی کے مطابق سورج ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ (مسلم) سب لوگ رب العلمین کے سامنے حساب دینے کے لئے کھڑے ہوں گے۔ گرمی کی شدت سے ہر آدمی اپنے گناہوں کے مطابق پسینہ میں شرابور ہوگا کسی کا پسینہ ٹخنوں تک کسی کا پسینہ گھٹنوں تک اور کوئی پسینہ میں ڈوبا ہوا ہوگا۔ ہر آدمی اپنی جان بچانے میں لگا ہوگا۔ اس دن سب تعلقات اور رشتہ داریاں ختم ہوجائیں گی۔ کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ہوگا۔ ہر آدمی دوسروں سے اپنی جان چھڑائے گا۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

یوم یفر المرء من اخیہ وامّہ وابیہ وصاحِبتہ وبنیہ (عبس)

جس دن آدمی اپنے بھائی' اور اپنی ماں' اور اپنے باپ اور اپنے بیوی بچوں سے بھاگے گا۔

اس دن انصاف کا ترازو قائم ہوگا کسی پر رائی کے دانے کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا جس نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔ آدمی کے اعمال کے مطابق اس سے معاملہ کیا جائے گا۔ اللہ کے حکم کی فرمانبرداری کرنے والوں کا ٹھکانہ جنت ہوگا اور اللہ کے نافرمانوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اللہ تعالی ہمیں جہنم سے بچائے اور جنت الفردوس میں داخل کرے۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے جنت میں ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک نہیں آیا۔ اگر تم چاہتے ہو تو پڑھ لو **فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین۔ الآیة** (متفق علیہ)

پس کوئی جان نہیں جانتی کیا کچھ چھپا رکھا ہے ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جنت کی چوڑائی زمین و آسمان کے برابر ہے۔ آپ نے فرمایا! جنت میں سو منزلیں ہیں ہر دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ (ترمذی) کتنے آدمی ایسے ہیں جنھوں نے دنیا میں مٹی اور سیمنٹ کے مکان تو بنا لئے جو جلد ہی ختم ہونے والے ہیں لیکن وہ دین اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور جن کاموں سے انہوں نے جنت میں سونے اور چاندی کے مکان بنانے تھے وہ کام نہ کر سکے۔

ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' کہ مخلوق کس سے پیدا کی گئی؟ آپ نے فرمایا۔ پانی سے ہم نے کہا جنت کس چیز سے تعمیر کی گئی ؟ آپ نے فرمایا۔ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی ' اور اس کا مصالحہ مشک اور زعفران سے بنا ہوگا' اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں' اس کی مٹی زعفران ہوگی' جو شخص اس میں داخل ہوگیا' چین اور آرام سے رہے گا خوشحال ہی رہے گا کبھی تنگ دست نہیں ہوگا۔ ہمیشہ ہمیش رہے گا۔ کبھی موت نہیں آئے گی' انکے کپڑے کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی۔ (احمد ترمذی دارمی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مومن کے لئے ایک ہی موتی کا بنا ہوا خیمہ ہوگا جو ساٹھ میل لمبا اور ساٹھ میل چوڑا ہوگا۔ (متفق علیہ)

جنت میں مومن سو آدمیوں کی طاقت دیا جائے گا۔(ترمذی) جنت میں ہر قسم کی نعمتیں ملیں گی۔ نہ جنتیوں کو موت آئے گی اور نہ ہی نعمتیں ختم ہوں گی۔ اللہ رب العزت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی کھائیں گے اور پئیں گے (لیکن) نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے اور نہ پاخانہ کریں گے اور نہ ناک سے گندگی نکلے گی ....(مسلم) جنت میں کھانے کے لئے ہر قسم کے پھل موجود ہوں گے جس قسم کا گوشت چاہیں گے ملے گا، خالص دودھ کی نہریں، اور خالص شہد کی نہریں، میٹھے پانی کی نہریں، بے نشہ شراب کی نہریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ولکم فیھا ماتشتھی انفسکم

جنت میں جو تم چاہو گے ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جنت الفردوس عطا کرے۔

جہنم کا بیان

جہنم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مقام ہے جس کو اس نے کافروں اور نافرمانوں کے لئے تیار کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مے فرمایا! قیامت کے دن جہنم کو لایا جائے گا۔ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے۔ (مسلم) اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کو حکم دیا ہے کہ

یا ایھا الذ ین آمنوا قوٓا انفسکم واھلیکم نارا (تحریم)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اھل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

جہنم کی آگ اس قدر گرم ہے کہ دنیا کی آگ اس کا سترواں (۷۰) حصہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جس کو آدم علیہ السلام کی اولاد جلاتی ہے جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم جلانے کے لئے ایک ہی حصہ کافی ہے، آپ نے فرمایا! دنیا کی آگ سے وہ انہتر ۶۹ حصے زیادہ ہے ہر حصہ اس دنیا کی آگ کے حصہ کی طرح ہے (بخاری و مسلم) جب جہنم پیدا کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو جہنم کے بارے میں حکم دیا تو اسے ہزار برس تک دھونکا گیا تو اس کا رنگ سفید ہوگیا۔ پھر اس کو ایک ہزار سال تک دھونکا گیا تو اس کا رنگ سرخ ہوگیا۔ پھر اس کو ایک ہزار سال تک دھونکنے کا حکم دیا تو اس کا رنگ سیاہ ہوگیا۔ تو وہ سیاہ اور تاریک ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب جہنم پیدا کی گئی تو اس نے اپنے رب سے گرمی کی شکایت کی کہ میرا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو سال میں دو سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک سردی میں اور دوسرا گرمی میں تم جو گرمی محسوس کرتے ہو اس دوزخ کی لو کا اثر ہے اور جو تم سردی محسوس کرتے ہوئے اس کے سرد حصے کا اثر ہے۔ (بخاری) رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا جہنمیوں میں سب سے آسان اور ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جسے دو جوتیاں اور دو تسمے آگ کے پہنادیئے جائیں گے۔ جس کی وجہ سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح ابلے گا۔ (بخاری مسلم) جہنمیوں کا لباس' اوڑھنا اور بچھونا سب آگ کا ہوگا' پینے کے لئے گرم کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا کھانے کے لئے خاردار گھاس جو سخت بدبودار اور کڑوی ہوگی حلق سے نیچے نہیں اترے گی اس سے بھوک بھی ختم نہیں ہوگی اور نہ اس سے جسم فربہ ہوگا۔ یہ ہے اللہ کے نافرمانوں کی مہمانوازی سب سے بڑی مصیبت یہ ہوگی کہ جہنم کے عذاب اور سختیاں اور مصیبتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ (آمین) جہنم کی آگ سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ آدمی نیک اعمال کو اپنا ساتھی بنائے ان کا اہتمام کرے اور برے کاموں سے نفرت کرے اور گناہوں سے جلدی توبہ کرے۔ جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگے۔ آمین

حقیقت دنیا

دنیا کی زندگی اور اس کی تمام نعمتیں اور لذتیں فانی ہے۔ جو پیدا ہوا ہے اسے ضرور مرنا ہے۔ یہ موت بچے کو بھی آتی ہے' جوان کو بھی آتی ہے' بوڑھے کو بھی آتی ہے' بادشاہت' مالداری اور صحت مندی انسان کو موت سے بچا نہیں سکتی۔ جب آدمی ہمیشہ نہیں رہے گا تو مال و دولت سرداری اور سازو سامان وغیرہ کیسے باقی رہ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق جو کچھ زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے۔ تو سمجھداری یہ ہے کہ آدمی دنیا میں اپنی ضرورتیں قرآن وحدیث کی روشنی میں اس طرح پوری کرے کہ یہ دین میں رکاوٹ نہ بنیں اور نہ دین میں کمی کریں۔ بلکہ دل میں اللہ کی محبت اور دین کی محبت غالب رہے باقی سب محبتیں اللہ کی محبت کے تابع رہیں جس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کشتی کے چلنے کے لئے پانی نہایت ضروری ہے اس کے بغیر چل نہیں سکتی لیکن پانی کشتی کے اندر نہ آئے وگرنہ کشتی بھی ڈوبے اور کشتی والا بھی ڈوب جائے گا۔ اسی طرح جب دنیا دین میں رکاوٹ بنتی ہے تو آدمی کی آخرت تباہ ہو جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

۱۔ **وما هذه الحيوة الدنيا الا لعب و لهو وان الدار الاخرة لهى الحيوان لو كانو يعلمون** (العنکبوت ۶۴)

اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے اور ہمیشہ کی زندگی تو آخرت کا گھر ہے کاش یہ لوگ جانتے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے دنیا کی زندگی کی مثال بارش کی سی ہے۔ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا پھر اس کے ساتھ سبزہ جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں مل کر نکلا یہاں تک کہ زمین سبزے سے خوشنما اور آراستہ ہو گئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری دسترس رکھتے ہیں ناگہاں رات کو ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ہم نے اسے کاٹ کر (ایسا) کر ڈالا کہ کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ (یونس ۲۴) اللہ کا ارشاد ہے۔**وما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور** اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لو كانت الدنيا عند الله جناح بعوضة ماسقى كافرا منها شربة ماء**

اگر دنیا کی زندگی اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس سے کسی کافر کو پانی کا گھونٹ بھی نہ پلاتا۔

۴۔ آخرت کے مقابلے میں دنیا بہت تھوڑی ہے آپ کا ارشاد گرامی ہے۔

والله ما الدنيا فى الاخرة الا مثل ما يجعل احدكم اصبعه فى اليم فلينظر بم يرجع (مسلم)

اللہ کی قسم دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں اسی طرح ہے جس طرح تم میں کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈال لے پھر دیکھے کہ وہ کس کے ساتھ لوٹتی ہے۔ (یعنی اس کو کتنا پانی لگا ہے یعنی اتنی تمہاری سب دنیا ہے اور سمندر آخرت ہے۔)

۵۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا سے محبت کی اس نے آخرت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقصان پہنچایا اور جس نے آخرت سے محبت کی اس نے دنیا کو نقصان پہنچایا تو تم باقی رہنے والی کو فنا ہونے والے پر ترجیح دو۔ (احمد)

رسول اللہ ﷺ نے مسافرانہ زندگی بسر کی مسافروں کی طرح زندگی بسر کرنے کا حکم دیا۔ جیسے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ چٹائی پر سوئے ہوئے تھے۔ جب آپ اٹھے تو چٹائی کے نشان آپ کے جسم مبارک پر نمایاں تھے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ اگر آپ فرماتے تو ہم آپ کے لئے بچھونا بچھا دیتے اور دیگر آرام کا سامان مہیا کر دیتے۔ آپ نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا تعلق میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مسافر کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کے لئے اتر پڑے اور پھر چھوڑ کر چلتا ہو۔ (ابن ماجہ)

اللہ کے بندوں نے ہمیشہ دنیا سے کنارہ کشی کی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا فُطَنَا
طَلَّقُوا الدُّنْیَا وَخَافُوا الْفِتَنَا
نَظَرُوْا فِیْھَا فَلَمَّا عَلِمُوْا
اَنَّھَا لَیْسَتْ لِحَیٍّ وَطَنَا
جَعَلُوْھَا لُجَّۃً وَاتَّخَذُوْا
صَالِحَ الْاَعْمَالِ سُفُنَا

اللہ کے سمجھدار بندوں نے دنیا کو چھوڑ دیا اور فتنوں سے ڈر گئے دنیا کو غور سے دیکھا تو انہوں نے جان لیا کہ دنیا کسی زندہ کے لئے وطن نہیں ہے بلکہ دنیا کو گہرا سمندر سمجھا اور نیک عملوں کو کشتی بنایا۔

دین پر قائم رہنے کے فوائد

ہر انسان بنیادی طور پر دو باتوں کا محتاج ہوتا ہے (مسلمان ہو یا کافر)

۱۔ رزق ملتا رہے۔

۲۔ مصیبت کے وقت کوئی مدد گار ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں ضرورتوں کو پورا کرنے کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے اور ان کے حصول کے لئے جائز اسباب و ذرائع کو استعمال کرنے کا حکم فرمایا ہے لیکن ان کو دنیا میں آنے کا مقصود نہیں بنایا بلکہ دنیا میں آمد کا مقصد اپنے خالق حقیقی کے احکامات کی پابندی ہے اس کے بر عکس انسان نے انہی دو ضروتوں کو اپنا مقصود بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کو بھلا کر نافرمانیاں شروع کر دیں ۔ جس کے نتیجہ میں مالک حقیقی انسان سے ناراض ہو گیا اور وہ دنیا میں طرح طرح کے عذاب مشکلات' بیماریوں' اور بے چینی میں مبتلا ہو گیا۔ چنانچہ یہ دنیا اس کے لئے سکون کی بجائے جہنم کا گڑھا بن گئی۔ لیکن اگر انسان اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا تکلیف میں صبر کرتا اور نعمت کے ملنے پر شکر کرتا تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اس کی یہ ضرورتیں بھی پوری کرتا اور اسے دنیا میں دلی سکون بھی نصیب فرما دیتا۔ معلوم ہوا کہ دینداری سے انسان کی بنیادی ضرورتیں بھی پوری ہوتی ہیں اور خالق حقیقی کی رضا مندی بھی حاصل ہوتی ہے چنانچہ دین پر قائم رہنے کے فوائد قرآن و حدیث میں مختلف مقامات پر یوں ہیں ۔

دین پر قائم رہنے کے فوائد

۱۔ مشکلات کا حل

ارشاد باری تعالیٰ ہے ومن یتق اللّٰه یجعل لهٗ مخرجا (الایة) جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔ یعنی جو شخص دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مشکلیں آسان فرما دیتے ہیں۔

۲۔ رزق کا ملنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔و یرزقه منْ حیث لا یحتسب (الایة) اور وہ اس جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ گمان نہیں کر سکتا' یعنی وہ اس کی روزی کے ایسے ذرائع پیدا فرما دے گا جو کبھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہ آئے ہوں۔

www.KitaboSunnat.com

۳۔ رزق میں فراوانی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ولو انهم اقاموا التوراة والانجیل وما انزل الیهم من ربهم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاکلوا من فوقهم ومن تحت ارجلهم (مائدہ ۶۶) اور اگر وہ لوگ تورات' انجیل اور جو کچھ ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا ہے اس پر عمل کرتے تو وہ اپنے اوپر اور نیچے سے کھاتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی سے ان پر اوپر سے خوب بارش ہوتی اور زمین سے خوب اناج سبزیاں اور پھل پیدا ہوتے۔

۴۔ مقاصد میں آسانی

ارشاد ربانی ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرا" (طلاق)

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام میں آسانی پیدا فرما دیتا ہے۔ یعنی احکام الٰہی کی اطاعت کی بنا پر بندے کے تمام نیک اغراض و مقاصد پائیہ تکمیل کو پہنچ جاتے ہیں۔

۵۔ زندگی میں لذت

ارشاد باری تعالیٰ ہے ومن عمل صالحا من ذکر اوانثی وھو مومن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ"

جو شخص نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم اسے عمدہ زندگی عطا کریں گے۔ یعنی نیک اعمال کرنے والوں کی زندگی کو اللہ تعالیٰ پر سکون اور لذت سے بھرپور بنا دیتا ہے۔

۶۔ اللہ کی طرف سے حمایت

فرمان باری تعالیٰ ہے اللہ ولی الذین آمنوا (البقرہ ۲۵۷)

اللہ تعالیٰ مومنوں کا مددگار ہے یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کا حامی و ناصر اور ہر کام میں ان کا مددگار ہوتا ہے۔

۷۔ سکون قلب

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (الرعد ۲۸)

خبردار اللہ کی یاد سے ہی دلوں کو سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے یعنی جب انسان ایمان کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے تو اس کے دل کو سکون اور اطمینان حاصل ہو جاتا ہے جس سے خوش' خرم زندگی بسر کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸- دین کی حفاظت سے اللہ کی حفاظت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا-

احفظ اللّٰہَ یحفظک احفظ اللّٰہَ تجدْ ہ تجاھک (احمد - ترمذی)

تو اللہ کی حفاظت کر اللہ تعالٰی تیری حفاظت کرے گا تو اللہ تعالٰی کی حفاظت کر تو اس کو اپنے سامنے پائے گا-

اللہ تعالٰی کی حفاظت سے مراد اس کے احکام کی فرمانبرداری ہے جس قدر آدمی اللہ تعالٰی کا فرمانبردار اور متقی ہو گا اس قدر اللہ تعالٰی کی حفاظت ہو گی-

اخلاص نیت

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے وما امرُوْا الا لیعبدوا اللّٰہَ مخلصین لہ الدین (البینہ) اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں-

اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ جو کام کیا جائے صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا جائے اس کے سوا کسی اور غرض کا اس میں شائبہ تک نہ ہو-

اخلاص کی اہمیت

اللہ تعالٰی نے جس طرح نبی ﷺ کی سنت کے مطابق کام کرنے کا حکم دیا ہے اسی طرح اس نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ عمل صرف میری رضا مندی کے لئے کیا جائے کیونکہ عمل کی پاکیزگی میں نیت کا بڑا دخل ہے- بسا اوقات ایک عمل بظاہر بڑا معصومانہ نظر آتا ہے لیکن کام کرنے والے کی نیت نہایت بری ہوتی ہے- مثلاً" ایک آدمی مدرسے بنواتا ہے مسجدیں تعمیر کرواتا ہے اور غریبوں اور مسکینوں پر بڑی سخاوت سے مال خرچ کرتا ہے- ظاہرا" یہ سارے کام دین اور لوگوں کی خدمت کے کام ہیں لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ سارے کام دنیاوی شہرت ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لئے ہیں تو کسی شخص کی نظر میں ان کاموں کی کوئی وقعت نہیں ہوگی- اسی طرح ایک عمل بظاہر ظالمانہ اور نقصان دہ نظر آتا ہے لیکن اگر اس کام سے مقصود اصلاح ہو تو اس کے اقدام پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا جس طرح ایک ڈاکٹر مریض کا کوئی عضو کاٹ کر اس کے جسم سے علیحدہ کر دیتا ہے بظاہر یہ فعل نہایت ظالمانہ ہے لیکن اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ علم ہو جائے کہ اس نے یہ کام مریض کے بقیہ اعضاء کو عضو فاسد کے زہر سے بچانے کے لئے کیا ہے تو اسکے اس عمل کو کوئی بھی برا نہیں کہے گا۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اعمال کے بارے میں نیت کو بڑی اہمیت دی ہے کسی شخص کے نیک سے نیک عمل کی اللہ کے ہاں کوئی قدرو قیمت نہیں۔ اگر وہ نیک نیتی کے ساتھ انجام نہ دیا گیا ہو۔ اسی طرح ایک آدمی برے سے برے عمل کے مواخذہ سے بچ جائے گا اگر وہ عمل اس سے بلا ارادہ و نیت صادر ہو' یعنی نیت تو اچھی ہو لیکن کسی غلطی کے سبب سے فعل غلط صادر ہو گیا ہو۔ انسان ذی ارادہ اور ذی اختیار ہستی ہے اس لئے اس کے قول وفعل سے متعلق نیت کا سوال ایک لازمی نتیجہ ہے کیونکہ انسان کوئی پتھر اور کوئی درخت نہیں ہے کہ اس کی ظاہری حرکتوں کو ہی دیکھا جائے' اور ان حرکتوں کے پیچھے جو نیت ہے اس کا نوٹس نہ لیا جائے کیونکہ اگر نیت کو نظر انداز کر دیا جائے تو ایک انسان اور ایک پتھر اور ایک حیوان میں باقی فرق ہی کیا رہا یہی وجہ ہے کہ اسلام میں انسان کے صرف ان اعمال کی اہمیت ہے جو ارادہ اور نیت کے تحت صادر ہوتے ہیں اور جو اعمال جبرا" یا بھول کر صادر ہو جاتے ہیں۔ اسلام ان کو کوئی اہمیت نہیں دیتا اگر آدمی نے نیک کام نیک نیت سے کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول فرمائے گا اور اس پر اجر و ثواب بھی دے گا اگر اس نے کسی کام کو بری نیت سے کیا ہے تو خواہ وہ عمل بظاہر کتنا ہی اچھا ہو اس کو اللہ تعالیٰ نہ قبول کرے گا اور نہ ہی اس پر کرنے والے کو ثواب دے گا بلکہ اس پر اسے عذاب دے گا نیت کی اہمیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئٍ مانوی فمن کانت ھجرتہ الی اللہ و رسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ھجرتہ الی د نیا یصیبھا او امراۃ یتزوجھا فھجرتہٗ الی ما ھاجر الیہ (متفق علیہ)

تمام کاموں کا انحصار نیتوں پر ہے ہر آدمی کے سامنے اس کی نیت ہی آئے گی جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہو گی تو اسکی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف شمار ہو گی اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو گی کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی خاطر کہ اس سے شادی کرے تو اس کی ہجرت اسی مقصد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ہے۔ جس کی طرف اس نے کی۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ ایک شخص اپنی بہادری کی نمائش کے لئے جنگ کرتا ہے اور ایک شخص حمیت کے تحت جنگ کرتا ہے ان میں سے کس کی جنگ اللہ کی راہ میں ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں اس شخص کی جنگ ہے جو اس مقصد کے لئے جنگ کرے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔ (متفق علیہ)

اسلام میں اس نیت کو اتنی اہمیت حاصل ہے کہ اگر ایک آدمی ایک نیکی کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ لیکن وہ نیکی اس کے اعمال نامے میں لکھ دی جاتی ہے کیونکہ وہ اس کے کرنے کی دل میں آرزو رکھتا تھا لیکن کسی رکاوٹ کی وجہ سے وہ اس آرزو کو پورا نہ کر سکا جس طرح انسؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک سے لوٹ رہے تھے کہ ایک موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے پیچھے مدینہ میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کا حال یہ رہا کہ ہم نے جو گھاٹی بھی پار کی اور جس وادی سے بھی گذرے ہیں اس میں وہ ہمارے ساتھ ساتھ رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو کسی عذر کے سبب سے رکنا پڑا (بخاری)

اخلاص کی برکات

اخلاص نیت کے ساتھ کام کرنے سے دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل ہوتی ہے دنیا میں ہر شخص محبت کرتا ہے۔ یعنی دلعزیزی اور بغیر شہرت چاہنے کے شہرت نصیب ہو جاتی ہے۔ اخلاص کے سرچشمہ سے لوگ سیراب ہوتے ہیں۔ اخلاص کی برکت سے اللہ تعالیٰ بڑے بڑے فتنے دور کر دیتا ہے اور بڑی بڑی آفتیں اور مصیبتیں ٹال دیتا ہے۔ اخلاص کی وجہ سے تھوڑی سی نیکی بھی کافی ہو جاتی ہے۔ دین میں نیت کی اہمیت واضح ہو جانے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان چیزوں کو سمجھیں جو ہمیں کام کرنے پر آمادہ کرتی ہیں یعنی جو کام محرکات ہیں۔ بعض علماء نے ان سب کو پانچ محرکات کے تحت جمع کیا ہے اور وہ یہ ہیں۔

محرکات عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ضروریات ۲۔ خواہشات ۳۔ شہوات ۴۔ جذبات یعنی جذبہ محبت اور جذبہ عداوت
۵۔ روح

مندرجہ بالا پانچوں محرکات میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں کہ ہم اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیں لیکن ہماری زندگی کی گاڑی کو پیچھے سے دھکیلتے رہنے کے لئے توان کا وجود نہایت ضروری ہے لیکن گاڑی میں ڈرائیور کی جگہ ان میں سے کسی کو بھی مسلط نہ کیا جائے ان محرکات کو افراط و تفریط سے پاک کرنے کے لئے دو چیزیں بڑی اہم ہیں۔

۱۔ ان محرکات کا حقیقی مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہو۔

۲۔ محرکات شتر بے مہار نہ ہوں بلکہ ہر کام میں سنت کے پابند ہوں۔

ہر کام میں اللہ کی رضا جوئی کا نصب العین بن جانے کا معنی یہ نہیں کہ آدمی اپنی ضروریات زندگی سے دستبردار ہو جائے آدمی کی ضروریات زندگی بدستور قائم رہیں گی لیکن فرق یہ ہو گا کہ روزی کمانا' کھانا پینا' پہننا' رہائش کے لئے مکان بنانا' بیوی بچوں سے دلچسپی لینا اب تک صرف نفس کو خوش کرنے کے لئے تھا لیکن اب یہ سارے کام صرف ایک اللہ کو راضی کرنے کے لئے ہوں گے اسی طرح اب تک کسی سے محبت اور نفرت تھی تو اپنی ذات کے لئے تھی لیکن اب اگر محبت اور نفرت ہو گی تو صرف ایک اللہ کے لئے ہو گی - یہ مقام حاصل کرنے کے لئے دو چیزیں بڑی اہم ہیں۔ ۱۔ فکر آخرت ۲۔ ذکر اللہ

نماز کی اہمیت

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر رکھی گئی ہے گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا' زکوۃ دینا' حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری و مسلم) آدمی ہمیشہ اسی کام کا اہتمام کرتا ہے جس کی اس کے دل میں اہمیت ہوتی ہے۔ اس لئے نماز کا اہتمام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے دل میں یہ بات بٹھائے کہ دین میں نماز کی کیا اہمیت ہے نماز ایمان کا پہلا مظہر ہے ایمان لانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد پہلی وہ چیز جو پیدا ہوتی ہے وہ نماز ہے پھر نماز سے سارا دین پیدا ہوتا ہے دین جن ستونوں پر قائم ہے ان میں ایمان کے بعد سب سے پہلا ستون یہی ہے اس وجہ سے اگر کوئی شخص اس ستون کو ڈھادے تو اس نے در حقیقت پورے دین کو ڈھا دیا۔ صحابہ کرامؓ کفر و ایمان کے درمیان نماز ہی کو حد فاصل سمجھتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے گورنروں کو یہ ہدایت جاری کی تھی کہ تمھاری سب سے بڑی ذمہ داری نماز کا قیام و اہتمام ہے جو شخص نماز کو ضائع کر دے گا وہ بقیہ دین بدرجہ اولٰی ضائع کر دے گا۔ دین کا منبع اور سر چشمہ چونکہ نماز ہی ہے اس وجہ سے دین کی حفاظت میں اس کو سب سے زیادہ دخل ہے۔ اسی چیز کے اہتمام سے آدمی اپنے پورے دین کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر اس میں سست پڑ جائے یا اس کو ضائع کر دے تو پھر وہ دین کی ساری حدیں توڑ کے رہتا ہے اور اپنی باگ کو خواہشات کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اہل کتاب کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔

فخلف من بعد هم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات (مریم)

پھر ان کے بعد ایسے نالائق پیدا ہوئے جنھوں نے نماز ضائع کر دی اور شہوات کے پیچھے پڑ گئے

ایک مقام پر یہ بات بھی خوب یاد رکھ لینی چاہیے کہ دین میں ہر چیز کا ایک مقام ہے۔ اور یہ مقام اللہ تعالٰی نے خود مقرر کیا ہے جو چیز ستون دین کی حیثیت رکھتی ہے وہ بہر حال ستون دین ہی ہے جب تک اس کو قائم نہ کیا جائے گا دین کو قائم نہیں کیا جاسکتا اگر کوئی شخص نماز کو قائم نہ کرے اپنے خیال کے مطابق دن رات اسلام کی خدمت میں لگا رہے تو اقامت دین کے نقطہ نظر سے اس کی ساری کوشش لا حاصل رہے گی کیونکہ وہ ایک عمارت بغیر بنیاد کے بنا رہا ہے اس طرح ایک عمارت میں بنیاد کا بدل کوئی دوسری چیز نہیں ہو سکتی۔ اس حقیقت کو حدیث میں یوں سمجھایا گیا ہے کہ اللہ تعالٰی کسی شخص کے نوافل کو اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک وہ فرض ادا نہ کرے آدمی اذان کو اللہ کی پکار سنے جونہی کانوں میں اذان کی پکار پڑے سارے کام چھوڑ کر نماز کے اہتمام اور مسجد جانے کی تیاریوں میں لگ جائے کیونکہ نماز کے وقت سب سے زیادہ ضروری' سب پر مقدم اور سب سے زیادہ اہم فرض اللہ کے نزدیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز ہی ہے اضطرار اور مجبوری کے حالات کے سوا دوسرا کام خواہ وہ دین ہی کا کام ہو اس پر مقدم نہیں ہو سکتا آدمی اگر کچھ عرصہ اذان کے سنتے ہی دوسرے سارے دھندوں کو چھوڑ کر نماز کے لئے اٹھ کھڑا ہونے کی عادت ڈال لے تو عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی محبوب ترین چیز بنا دے اور نماز کے معاملہ میں اس کی یہ سستی جلد دور ہو جائے۔

نماز کے فضائل

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔**و اقم الصلٰوۃ ان الصلٰوۃ تنھٰی عن الفحشاء و المنکر (العنکبوت)** نماز قائم کرتے رہو یقیناً" نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **و اقم الصلٰوۃ لذکری (طٰہ)** اور تو نماز قائم کر میری یاد کے لئے دوسری جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے

قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون (المومنون) یقناً" کامیاب ہو گئے (وہ) مومن لوگ جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں۔

بے حیائی اور برے کاموں سے بچنے کے لئے اور غفلت کو دور کرنے کے لئے سب سے زیادہ کارگر اور مؤثر نسخہ نماز قائم کرنا ہے۔ یہ نسخہ خود اللہ رب العزت کا بتایا ہوا ہے اس نے خود فرمایا ہے اور نماز قائم کرو میری یاد کے لئے نماز کے شرائط و ارکان اور سنن و مستحبات' نماز کے اوقات' نماز کی صورت و ہیت' نماز کی دعائیں' غرض اس کی ایک ایک چیز انسان کو بیدار کرنے والی ہے۔ ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص نماز کا اس کے تمام شرائط و آداب کے ساتھ اہتمام کرے اور اس کے دل پر غفلت کا میل کچیل باقی رہ جائے عجز انکساری پر اس کا جو اثر پڑتا ہے اور یہ جس طرح آدمی کو پاک اور بیدار رکھتی ہے۔ اس کی حقیقت خود نبی ﷺ نے ایک حدیث میں نہایت عمدہ تمثیل کے ذریعہ سے سمجھا دی ہے۔

ا۔ ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ نہاتا ہو تو کیا ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص پر میل کچیل کا کوئی اثر باقی رہے گا؟ لوگوں نے کہا نہیں (یا رسول اللہ ﷺ) ایسے شخص پر میل کچیل کا کوئی اثر باقی نہیں رہے گا آپ نے فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کو دھوتا رہتا ہے۔ (متفق علیہ) یہ نسخہ کارگر اور مؤثر تب ہی ثابت ہو گا جب ہماری نماز ایک بندہ مومن کی نماز بن جائے گی۔

بندہ مومن کی نماز

بندہ مومن نماز کے لئے جب کھڑا ہوتا ہے ۔ تو عجز و نیاز کی تصویر بن کر کھڑا ہوتا ہے۔ ہاتھ باندھے ہوئے ' نگاہیں نیچی کئے ہوئے' گردن جھکائے ہوئے' پاؤں برابر کئے ہوئے' دائیں اور بائیں آگے اور پیچھے سے بالکل بے تعلق سنجیدگی اور خاموشی کی تصویر' ادب و وقار کا مجسمہ کبھی اپنے خالق و مالک کے آگے سر جھکاتا ہے۔ کبھی اپنی ناک پر پیشانی زمین پر رکھ دیتا ہے۔ کبھی ہاتھ پھیلا کر اس سے دعا و التجا کرتا ہے۔ غرض عجز اور انکساری کی جتنی شکلیں بندہ اختیار کر سکتا ہے' ادب و وقار کے ساتھ ان ساری ہی شکلوں کو اختیار کرتا ہے اس طرح نماز پڑھنے والے کی جو تصویر سامنے آتی ہے وہ صاف گواہی دیتی ہے بندہ اپنے مالک کو دیکھ رہا ہے اور اگر وہ دیکھ نہیں رہا تو یہ یقین تو وہ ضرور رکھتا ہے کہ اس کا مالک اس کو دیکھ رہا ہے۔ یہی وہ نماز ہے جس کو احسان کی نماز کہتے ہیں یہ نمازی کے باطن کا عکس ہوتی ہے اس نماز میں نمازی کی اللہ کے آگے جسم کے اعضاء اور کمر ہی نہیں جھکتی بلکہ اس کا دل بھی جھکتا ہے صرف اس کی پیشانی ہی خاک آلود نہیں ہوتی بلکہ اس کی روح بھی سجدہ ریز ہوتی ہے اس کے بر عکس منافق کی نماز ملاحظہ کریں

۱۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک یہ دو نمازیں (عشاء فجر) منافقوں پر سب نمازوں سے زیادہ بھاری ہیں۔(بخاری)

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ منافق کی نماز ہے وہ بیٹھا رہتا ہے سورج کا انتظار کرتا ہے جب سورج کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے اور وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہوتا ہے (نماز کے لئے) کھڑا ہوتا ہے (چار) ٹھونگے لگاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو نماز میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکل تھوڑا سا یاد کرتا ہے۔ (مسلم) مومن کی نماز کے بر عکس جو شخص نفاق کی نماز پڑھتا ہے اس کی کسل مندی' اس کی جمائیاں' اس کا بدن کو توڑنا مروڑنا' انگلیوں کو چٹخانا' سر کو کھجلانا' دامن اور گریبان سے کھیلنا' داڑھی کے بالوں سے شغل کرنا اور اس طرح کی دوسری حرکتیں صاف گواہی دیتی ہیں کہ اس کا جسم حاضر ہے لیکن اس کا دل غائب ہے یہ آیا نہیں لایا گیا ہے' اس کا بدن مسجد میں ہے لیکن اس کی روح بازار میں گردش کر رہی ہے اور گو دوسروں کی دیکھا دیکھی یا رسم کی پابندی کی خاطر اپنی گردن یہ بھی جھکا دیتا ہے لیکن اس کا دل بدستور اکڑا ہوا ہے۔ ایسی نماز کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ** (الماعون)

ہلاکت ہے نمازیوں کے لئے (جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں)۔

نماز تہجد اور پڑھنے والے کی فضیلت

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کو نماز تہجد ادا کرنا ہے۔ (مسلم) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا رات کے قیام کا اہتمام کرو بے شک یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ تھا تمہارے رب سے قریب ہونے کا اور گناہوں سے باز رکھنے کا سبب ہے۔ (ترمذی۔ صحیح)'

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا سلام کثرت سے کر' کھانا کھلا' رشتہ داری کو ملا' رات کو قیام کر' اس حال میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں' توجنت میں داخل ہو جائے گا سلامتی کے ساتھ۔ (صحیح الجامع۔ حم)

تہجد کے وقت کی فضیلت

ا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا رب تبارک تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے جس وقت رات کا آخری حصہ باقی رہ جاتا ہے اعلان فرماتا ہے کون ہے؟ جو مجھے پکارے میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے؟ جو مجھ سے مانگے میں اسے دوں کون ہے؟ جو مجھ سے گناہ کی معافی مانگے میں اسے معاف کر دوں۔ (متفق علیہ)

تہجد کا وقت رازونیاز کا سرگوشی و مناجات کا وقت ہے۔ پرسکون اور سکون بخش ہونے کے لحاظ سے شب و روز کے چوبیس گھنٹوں میں کوئی وقت بھی اس کا مقابلہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتا۔ آسمان سے لے کر زمین تک سکون ہی سکون ہوتا ہے۔ اس وقت سب سو رہے ہوتے ہیں۔ صرف وہ رب غفار و کریم جاگتا ہے جو کبھی نہیں سوتا یا پھر وہ جاگتا ہے جس کا بخت بیدار ہے۔ اٹھیے اور ستاروں کی چھاؤں میں کھڑے ہو جائیے تو فی الواقع محسوس ہو گا کہ آسمان کے دریچے کھلے ہوئے ہیں اور آسمان دنیا سے توبہ اور رحمت کی منادی ہو رہی ہے۔ اس وقت کی کیفیات ایسی واضح ہیں کہ اس کو دنیا دار اور دیندار دونوں ہی جانتے ہیں۔ سونے والے اس کو سونے کے لئے بہترین وقت سمجھتے ہیں اور جاگنے والے اس کو جاگنے کے لئے بھی سب سے بہترین وقت سمجھتے ہیں اور فی الحقیقت ان دونوں کا سمجھنا صحیح ہے۔ جو وقت سونے کے لئے سب سے زیادہ عزیز و محبوب ہو گا' وہی جاگنے کے لئے سب سے زیادہ محبوب ہو گا۔ قربانی تو محبوب ہی کی مقبول ہوتی ہے۔ چنانچہ اس وقت کو اللہ تعالیٰ نے بھی مقربین کی نماز کے لئے خاص کیا ہے جن کے پہلو اس وقت بستر کی لذت کو چھوڑتے ہیں۔ ان کی التجائیں اور دعائیں سننے کے لئے وہ خود آسمان دنیا پر آتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟ ہے کوئی میری رحمت کا طالب کہ میں اس کو اپنی رحمت کے دامن میں چھپالوں؟ غور کیجئے کہ یہ وقت اپنے اندر کتنی تاثیر رکھتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس بندے پر جو رات کو اٹھا اس نے نماز پڑھی' اور اس نے اپنی بیوی کو جگایا تو اس نے نماز پڑھی اگر اس نے (اٹھنے سے) انکار کیا تو اس نے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو (تہجد کے لئے) اٹھی اس نے نماز پڑھی' اور اس نے اپنے خاوند کو جگایا تو اس نے (بھی) نماز پڑھی' اگر اس نے انکار کیا تو اس نے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ (ابو داوٗد' نسائی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے آخری حصے میں بندہ سب سے زیادہ اپنے رب کے قریب ہوتا ہے اگر تو طاقت رکھتا ہے کہ ان میں شامل ہو جائے جو اس وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں تو' تو (ان میں سے) ہو جا۔ (ترمذی۔ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ تو فلاں کی طرح نہ بننا جو رات کو تہجد پڑھتا تھا پھر اس نے رات کو تہجد پڑھنا چھوڑ دی۔ (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضحیٰ کی نماز

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ضحیٰ کی نماز کی حفاظت اواب آدمی ہی کرتا ہے اور یہی صلاۃ الاوابین ہے۔۔۔(صحیح الجامع الصغیر)

اواب کے معنی

اللہ کی طرف بار بار رجوع کرنے والا

ضحیٰ کی نماز کا وقت

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صلاۃ الاوابین کا وقت جب اونٹنی کے بچے کے پاؤں جلنے شروع ہو جائیں۔ (مسلم)

(۳) معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی ﷺ ضحیٰ کی نماز کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا چار رکعتیں اور جس قدر اللہ چاہتا زیادہ پڑھتے (مسلم)

(۴) رسول ﷺ نے فرمایا صبح ہوتے ہی تم میں سے ہر ایک کے ہر جوڑ پر صدقہ ہوتا ہے ہر سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے الحمد للہ کہنا صدقہ ہے **لا الہ الا اللہ** کہنا صدقہ ہے اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، ان سب صدقات کی بجائے ضحیٰ کی نماز دو رکعت پڑھ لینی کافی ہے۔ (مسلم)

(۵) ابو ھریرہ؄ سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے دوست نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہر مہینہ میں تین روزوں کی، صلاۃ الضحیٰ کی دو رکعت کی، اور یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں۔ (متفق علیہ)

(۵) حدیث قدسی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے تو دن کے شروع میں میرے لئے چار رکعتیں پڑھ لے میں تجھ کو کافی ہوں گا دن کے آخر تک۔ (ترمذی۔ صحیح)

(۶) عائشہ رضی اللہ عنہا ضحیٰ کی نماز آٹھ رکعتیں پڑھتی تھیں پھر فرماتی تھیں اگر میرے والدین قبروں سے نکال کر زندہ کر دیئے جائیں تب بھی میں اس کو نہ چھوڑوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔ (موطا۔ صحیح)

(۷) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نماز فجر با جماعت ادا کی پھر سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کی یاد میں لگا رہا پھر اس نے دو رکعتیں ادا کیں اس کو ایک حج اور ایک عمرے کا اجر ملے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرے ثواب ملے گا۔ مکمل مکمل مکمل (ترمذی۔ حسن)

قرآن مجید کی اہمیت وفضائل

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (البقرہ)

یہ کتاب اس میں کسی قسم کا شک نہیں پرہیز گاروں کے لئے ہدایت ہے۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اس کو محمد ﷺ پر نازل کیا ہے۔ یہ ایک ایسا معجزہ کلام ہے جس کی نظیر نہ انسان پیش کر سکتے ہیں اور نہ جنات۔ یہ کتاب اپنے پیچھے ایک تاریخ رکھتی ہے اس کے کارنامے نہایت شاندار ہیں۔ ذہنوں دماغوں کی تبدیلی میں اس کتاب نے جو معجزے دکھائے ہیں آج تک کسی نے نہیں دکھائے بہر حال ایک اہمیت رکھنے والا کلام ہے جو ہر قسم کے شبہ سے بالا تر ہے جس میں کسی قسم کے وہم یا وسوسہ کی آمیزش کا اندیشہ نہیں ہے جو ہر قسم کی شیطانی دخل اندازی سے بالکل محفوظ ہے۔ جس کو نازل کرنے والا اللہ رب العزت اور لانے والا جبریل امین ہے' اور جس کو دنیا میں پھیلانے والے خاتم النبین ﷺ ہیں۔ جس کو دنیا میں اتارتے وقت اللہ تعالیٰ نے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی دونوں جگہ اس کا اہتمام فرمایا کہ نہ شیاطین الجن اس کے قریب پھٹک سکیں اور نہ شیاطین الانس اس کے اندر کوئی خرابی پیدا کر سکیں جس کی عظمت اور پاکیزگی اور جس کے محافظین و حاملین کے صدق و وفا کی شہادت خود ان کے اتارنے والے نے ان الفاظ میں دی ہے۔

فِىْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ (عبس)

(وہ ایسے) صحیفوں میں (جو) عزت والے بلند (اور) پاک (ایسے) لکھنے والوں کے ہاتھوں میں (جو) عزت والے اور نیکو کار ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید نازل کرنے کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے۔ تاکہ نبی کریم ﷺ اس کی آیات کی تلاوت کر کے ان کی اصلاح کریں یعنی جو ان کے اندر غلط افکار و نظریات جڑ پکڑ چکے ہیں اس قرآن کے ذریعے ان کی جڑیں اکھاڑیں جاہلی عادات نے ان کے اندر جو کجیاں اور ناہمواریاں پیدا کر رکھی ہیں۔ ان کو درست اور ہموار کریں تقلید اور رسموں کی پرستش نے ان کو جو بے حسی اور جمود کے روگ لگا رکھے ہیں ان کو دور کریں' فانی اور نفسانی لذتوں کی چاٹ نے ان پر جو پست ہمتی اور بزدلی طاری کر رکھی ہے اس کا علاج کریں۔ تاکہ ان کی آنکھیں کھل سکیں' ان کے دماغ سوچ سکیں' ان کی ہمتیں ابھر سکیں' ان کی عادتیں سنور سکیں اور وہ اپنی فطری صلاحیتوں کے مطابق اپنی ذہنی' اخلاقی' اور روحانی ترقی کے اس بلند مرتبہ تک پہنچ سکیں جس مرتبہ تک پہنچنے کی اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر قابلیت رکھی ہے' اسی مقصد کے لیئے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو اتارا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ (جمعہ)

وہ ان پر اس کی آیات پڑھیں اور ان کو پاک کریں (غلط نظریات و اخلاق سے)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم قرآن مجید کو اسی نقطہ نظر سے پڑھتے تھے تاکہ وہ اپنے آپ کو اس کے سانچے میں ڈھالیں اسی لیئے وہ اس کو سمجھ کر پڑھتے تھے اور اب بھی جو شخص قرآن مجید کو اسی نقطہَ نظر سے پڑھے گا اور اس راستے میں جو آزمائشیں آئیں ان پر صبر و تحمل سے کام لے گا یقیناً" اللہ تعالیٰ اس کے لئے سعادت کی راہیں کھول دیگا۔ لیکن جو لوگ قرآن مجید کو ہدایت و معرفت حاصل کرنے اور اپنی اصلاح کرنے کی بجائے قرآن مجید کو کورس کی حد تک پڑھنے یا اسے درس و تدریس اور وعظ سنانے کے لئے مطالعہ کرنے یا صرف حصول برکت کے لئے پڑھنے یا نزع کی سختیوں کو دور کرنے اور آفات و بلیات کے لئے تعویذ بنانے اور ایصال ثواب کی کتاب سمجھتے ہیں۔ جس طرح یہودیوں نے تورات کے ساتھ اور عیسائیوں نے انجیل کے ساتھ معاملہ کیا۔ اس قسم کے لوگ قرآن مجید سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے جس کے لئے درحقیقت وہ نازل کیا گیا ہے۔ قرآن مجید سے حقیقی استفادہ کرنے کے لئے بعض علماء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے چند چیزیں بیان کی ہیں۔ اگر آدمی ان کو ملحوظ خاطر رکھتا ہوا پڑھے گا یقیناً وہ قرآن مجید سے مستفید ہو گا اور وہ مقصد حاصل ہو گا جس کے لئے قرآن مجید نازل کیا گیا ہے۔

۱۔ اخلاص نیت

قرآن مجید کو معرفت و ہدایت حاصل کرنے اور اپنی اصلاح کرنے کے لئے پڑھنا چاہیئے اس کے علاوہ اور کوئی دنیاوی غرض نہیں ہونی چاہئے۔

۲۔ قرآن مجید کو اعلیٰ اور برتر کلام ماننا

دینی اور دنیاوی معاملات میں اگر کوئی کتاب صحیح معنی میں اصلاح کر سکتی ہے تو وہ صرف اور صرف قرآن مجید ہی ہے اس بات پر تاریخ بھی شاہد ہے۔

۳۔ اپنی اصلاح کا عزم

جب آدمی قرآن مجید پڑھتا ہے تو وہ اپنے ظاہر و باطن کو قرآن مجید سے دور پاتا ہے اور وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اگر میں اپنی اصلاح قرآن مجید کے مطابق کروں گا تو مجھے ذہنی اور فکری طور پر نیا جنم لینا پڑے گا اور میں اپنے ماحول اور معاشرے میں اجنبی بن کر رہ جاؤں گا اور مجھے کئی قسم کی مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا' لیکن جس کے دل میں اپنی اصلاح کا پختہ عزم اور سچا جذبہ ہوتا ہے وہ مصائب جھیل کر بھی اپنے آپ کو قرآن مجید کے تقاضوں کے مطابق ڈھال ہی لیتا ہے بہر حال مشکلات میں آدمی کو بے ہمت اور مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کے سچے وعدہ پر یقین رکھنا چاہیے یقیناً وہ اللہ تعالی کو بے وفا نہیں پائے گا۔

جیسے اللہ کا ارشاد ہے

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ (العنکبوت ۶۹) اور جن لوگوں نے ہمارے راستے میں کوشش کی ہم ضرور ان کو اپنے راستوں کی طرف راہنمائی کریں گے یقیناً اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۴۔ غور و فکر کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر ایمان داروں کو غور وفکر اور تدبر سے قرآن پڑھنے کا حکم دیا ہے اور ان کی یہ صفت بھی بیان کی ہے کہ وہ قرآن مجید کو تدبر سے پڑھتے ہیں۔

قرآن مجید کے فضائل

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید کو سیکھے اور سکھائے (بخاری)

۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔ (مسلم)

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید کی حفاظت اور خبر گیری کرتے رہو یعنی ہمیشہ تلاوت کرتے رہو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قرآن بہت جلد سینہ سے نکل جاتا ہے بہ نسبت اونٹ کا اپنی رسی سے۔ (مسلم)

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ جب وہ اپنے گھر میں واپس جائے تو اس میں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں پائے؟ ہم نے کہا! جی ہاں، آپ نے فرمایا! تم میں سے کوئی تین آیات جنہیں وہ اپنی نماز میں پڑھتا ہے تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔ (مسلم)

قرآن مجید سے غفلت و اعراض پر وعید

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : **وَقَالَ الرَّسُولُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُورًا** (القرآن)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے دربار میں قیامت کے روز شکایت کرتے ہوئے کہیں گے) اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِى فَاِنَّ لَهٗ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى** (طٰہٰ ۱۲۶)

اور جو میرے ذکر سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں اٹھایا ہے؟ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ایسا ہی (چاہئے تھا) تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو، تو نے ان کو بھلا دیا اسی طرح آج ہم تجھ کو بھلا دیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا اور آخرت کی ناکامی قرآن و حدیث کو چھوڑ دینے کی وجہ سے ہے اور کامیابی اسی صورت میں ممکن ہے کہ قرآن و سنت کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

توبہ استغفار کی اہمیت وفضیلت

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا "(تحریم)

اے ایمان والو! تم اللہ سے سچی اور خالص توبہ کرو۔

۲۔ حدیث قدسی

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندو بے شک تم رات اور دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں تم مجھ سے معافی مانگو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ (مسلم)

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے۔ تاکہ دن کے وقت گناہ کرنے والے کی توبہ قبول کرے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے۔ تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والے کی توبہ قبول کرے مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے تک۔ (مسلم)(کیونکہ مغرب کی جانب سے سورج کا طلوع ہونا قرب قیامت اور توبہ کا دروازہ بند ہونے کی علامت ہے۔)

۴۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو تم اللہ سے توبہ استغفار کرو میں خود دن میں سو بار توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ (مسلم)

۵۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر دے اور دوسرے لوگوں کو پیدا کر دے جو گناہ کریں اور پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے گا۔ (مسلم)

۶۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدم علیہ السلام کی تمام اولاد گنہگار ہے اور بہترین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنہگار وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔ (ترمذی ' ابن ماجہ ' حسن)

۷۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مومن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ و استغفار کرے تو اس کا دل "سیاہی سے" صاف ہو جاتا ہے اور اگر گناہ زیادہ کرے تو سیاہی دل پر چھا جاتی ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ')

رزق کی فراوانی اور مسائل کا حل

۱۔ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا

استغفروا ربکم انہ کان غفارا ٭ یرسل السماء علیکم مدرارا ٭ ویمددکم باموال و بنین و یجعل لکم جنت ویجعل لکم انہارا ٭ (نوح)

اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے لگاتار مینہ برسائے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا۔ اور تمہارے لئے نہریں بہادے گا۔

اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور آخرت میں نعمتوں بھری جنت کا وارث بنا دے گا۔ انسان کی بنیادی دو ہی ضرورتیں ہیں (۱) اسے رزق ملتا رہے۔ (۲) مصیبت کے وقت کوئی اس کا مددگار ہو جو اس کی مدد کرے تو استغفار کرنے سے آدمی کے سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں جیسے مندرجہ بالا آیت میں دن کی روشنی کی طرح واضح ہے۔

توبہ و استغفار کا مفہوم

علامہ نوویؒ ریاض الصالحین میں فرماتے ہیں۔ کہ ہر گناہ سے توبہ ضروری ہے۔ گناہ اگر ایسا ہے جس کا تعلق اللہ اور بندے کے درمیان ہے تو اس کی تین شرطیں ہیں۔

۱۔ گناہ سے باز آنا ۲۔ اور اس پر شرمندہ ہونا ۳۔ آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا عزم کرنا اور اگر گناہ کا تعلق کسی انسان سے ہے تو ان تینوں کے ساتھ چوتھی شرط یہ بھی ہے کہ اس کا حق ادا کیا جائے یا اس سے معافی مانگی جائے۔

استغفار کے کلمات

(۱) رب اغفرلی و تب علی انک انت التواب الغفور (ترمذی' ابو داؤد' ابن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماجه)

صبح و شام اور روز مرہ کے اذکار

۱۔ عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو پڑھ میں نے عرض کیا کیا پڑھوں؟ فرمایا پڑھ

قُل هو اللّٰه احد اور معوذتین (یعنی ۔۔ الفلق و الناس) آپ نے فرمایا ہر صبح، شام تین تین بار پڑھو ہر آفت سے بچاؤ کے لئے کافی ہے۔ (ابو داؤد، ترمذی، صحیح)

۲۔ **بسم اللّٰه الذی لا یضر مع اسمه شیءٌ فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم** تین تین بار (ترمذی، صحیح)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔

صبح و شام تین تین بار پڑھنے سے کوئی چیز زمین و آسمان میں نقصان نہیں دے سکتی۔

۳۔ سید الاستغفار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ دعا صبح کو صدق دل سے پڑھے گا پھر شام سے پہلے وہ مرجائے، وہ شخص جنتی ہوگا اور جو رات کو پڑھے گا اور صبح سے پہلے مرجائے، وہ شخص جنتی ہو گا۔

اللّٰهمّ انت ربّی لا اله الاّ انت خلقتنی وانا عبدک و انا علی عهدک و وعدک ما استطعت اعوذ بک من شرّ ما صنعت ابوء لک بنعمتک علیّ و ابوء بذنبی فاغفرلی فانّه لا یغفر الذنوب الاّ انت (بخاری)

اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں اپنی طاقت کے مطابق۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کام کے شر سے جو میں نے کیا۔ میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں تو مجھے معاف کر دے تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴- اللّٰھم انی أسئلک العافیۃ فی الدنیا والآخرۃ اللّٰھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی دینی و دنیای و اھلی ومالی اللّٰھم استر عوراتی وآمن روعاتی اللّٰھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی و اعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی (صحیح ابن ماجہ)

اے اللہ میں آپ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگتا ہوں اے اللہ میں آپ سے اپنے دین' دنیا اور اہل و مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ تو میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور مجھے خوف کی چیزوں سے بے فکر کر دے' اے اللہ تو میری حفاظت کر میرے آگے سے ' میرے پیچھے سے' دائیں سے بائیں سے' اور اوپر سے اور میں تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں یہ کہ میں دھنسا دیا جاؤں اپنے نیچے سے۔

۵- اللّٰھم بک اصبحنا و بک امسینا وبک نحی وبک نموت و الیک النشور۔

اے اللہ ہم نے تیرے ہی حکم سے صبح کی اور تیرے ہی حکم سے شام کی تیرے ہی حکم سے زندہ ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے اور تیری ہی طرف قبروں سے نکل کر حاضر ہونا ہے۔

اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے۔

اللّٰھم بک امسینا وبک اصبحنا وبک نحی وبک نموت و الیک المصیر (صحیح ترمذی)

اے اللہ تیرے ہی حکم سے ہم نے شام کی اور تیرے ہی حکم سے ہم نے صبح کی اور تیرے ہی حکم سے ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی حکم سے ہم مریں گے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

۶- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح و شام سو بار سبحان اللہ و بحمدہ کہا اس کے برابر قیامت کے دن کسی کا عمل نہیں ہو گا مگر اس کا جس نے اس کی طرح کیا یا اس سے زیادہ (بخاری و مسلم)

سونے کے آداب

۱- آخری تین سورتیں تین' تین بار ۲- آیۃ الکرسی ایک بار (بخاری) ۳- سورۃ الملک وسورۃ سجدہ (صحیح الجامع) ۴- سبحان اللہ ۳۳ الحمد للہ ۳۳ اللہ اکبر ۳۴ (بخاری) ۵-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باسمک اللّٰھمّ اموت و احیا (بخاری)

اے اللہ میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں

بیدار ہونے کے وقت کی دعا

الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیہ النشور ۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا مار دینے کے بعد اور اسکی طرف قبروں سے اٹھ کر جانا ہے۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

اللّٰھمّ انی اعوذبک من الخبث والخبائث (بخاری)

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ناپاک جنوں اور جننیوں سے۔

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

غفرانک (ابو داؤد) اے اللہ میں تیری بخشش مانگتا ہوں

وضو کی دعائیں

شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھیں (ابو داؤد)

وضو کے بعد کی دعائیں

۱- اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ (مسلم)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں بے شک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں-یہ دعا پڑھنے سے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں-

۲- اللّٰھمّ اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین (ترمذی)

اے اللہ تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے اور پاک رہنے والوں میں سے بنا دے-

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اللّٰھمّ افتح لی ابواب رحمتک (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ تو کھول دے میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے

مسجد سے نکلنے کی دعا

اللّٰھُمّ انّیٓ اسئلُکَ من فضلک ۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

کھانے کے شروع کی دعا

بسم اللہ، بھول جائے تو **بسم اللہِ اولَہ وآخرہ** (ترمذی)

دائیں ہاتھ سے کھائیں اور اپنے آگے سے کھائیں

کھانے کے بعد کی دعا

الحمدُ للہ الذی اطعمنی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منّی ولا قوۃ (ترمذی)

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہے اور مجھے یہ عطا کیا ہے بغیر میری طاقت و قوت کے۔

مجلس سے اٹھنے کی دعا

سبحانک اللّٰھم و بحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک و اتوب الیک

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

پاک ہے تو اے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی اہمیت وفضیلت

دنیا میں امن امان قائم کرنے اور فتنہ و فساد ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ کی نا فرمانی اور اس کی بغاوت ختم کی جائے اور یہ تب ہی ممکن ہے کہ ہر آدمی نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اسی لئے اللہ تعالٰی نے اس فریضہ کو انجام دینے کا خاص لوگوں کو اور عام لوگوں کو سب کو حکم دیا ہے۔ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف دعوت دے نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی لوگ ہیں فلاح پانے والے۔ (ال عمران)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اس امت کو سب امتوں سے افضل قرار دیا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے ایمان رکھتے ہوئے اس امت کے لوگ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں -رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں جو شخص خلاف شرع کام دیکھے اس پر فرض ہے کہ اسے اپنے ہاتھ سے مٹائے اگر طاقت نہ ہو تو زبان سے' اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے- (مسلم) اور جو شخص اپنے گھر میں یا گھر سے باہر اللہ کی نا فرمانی ہوتی دیکھتا ہے لیکن اسے دل میں غصہ تک نہیں آتا تو وہ سمجھ لے کہ اس کا دل ایمان سے بالکل خالی ہے- رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کے نیچے ایمان کا کوئی درجہ رائی کے دانے کے برابر بھی نہیں ہے- (مسلم) جیسے ایک آدمی کو خود اپنی تعلیم و تربیت سے بے پروائی کی سزا ملتی ہے اور آخرت میں بھی سزا ملے گی اسی طرح اگر وہ معاشرہ کی اصلاح سے بے پروائی کرے گا تو اس کی سزا دنیا میں بھی ملے گی اور آخرت میں بھی مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ کریں جن سے اس فرض کی اہمیت واضح ہوتی ہے-

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حدود الہیٰ کے معاملے میں سستی کرنے والے اور ان کے اندر پڑ جانے والے کی مثال بالکل ایسی ہے کہ کچھ لوگ ایک کشتی کے اوپر اور نیچے کے حصے پر قرعہ ڈالیں' کچھ کے حق میں نیچے کا قرعہ نکلے اور وہ نچلے حصہ میں بیٹھیں اور کچھ اس کے اوپر والے حصہ میں بیٹھیں نیچے والوں میں سے کسی کو پانی کی ضرورت پیش آئے تو اسے اوپر والوں کے پاس سے گزرنا پڑے جس سے اوپر والے تکلیف محسوس کریں یہ دیکھ کر کوئی نیچے والا کلہاڑا اٹھا کر کشتی کے پیندے ہی میں سوراخ کرنا شروع کر دے جب اوپر والے آکر پوچھیں کہ یہ کیا؟ تو وہ جواب دے کہ ہمارے اوپر جانے سے آپ لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور ہمارے لئے ناگزیر ہے تو اس کے سوا کیا چارہ کار ؟ اب اگر اوپر والے اس کو چھوڑ دیں ایسا کرنے دیں تو وہ سب ڈوب کر تباہ ہوں گے اور اگر وہ ان کو روکیں گے تو آپ بھی بچیں گے اور دوسرے بھی بچ جائیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم نیکی کی طرف دعوت دیتے رہنا اور برائی سے روکتے رہنا ورنہ بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جانب سے تم پر کوئی عذاب بھیج دے اور پھر تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے پکارتے رہو لیکن تمھاری کوئی شنوائی نہ ہو (ترمذی) ان حدیثوں پر نظر ڈال کر ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے لوگوں کو روکنا صرف ایک نفلی نیکی نہیں ہے بلکہ ہر شخص پر اسکی طاقت کے لحاظ سے یہ واجب ہے کہ اگر کوئی شخص علم و صلاحیت رکھتے ہوئے برائیوں کی اصلاح کی کوشش نہیں کرے گا تو وہ گناہگار ہے اور اسکی سزا دونوں میں اصلی مجرموں کا شریک ٹھہرے گا۔ پہلے زمانہ میں بہت سے لوگوں کو صرف اس وجہ سے ملعون قرار دیا گیا کہ وہ نہ نیکی کا حکم کرتے تھے اور نہ برائی سے روکتے تھے جیسے سورہ مائدہ میں اس کا ذکر ہے۔

مسند احمد میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل کے لوگ شروع میں اللہ کی نافرمانیوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے ان کو روکا لیکن جب دیکھا کہ باز نہیں آتے تو انہوں نے ان کو الگ نہیں کیا' بلکہ انہیں کے ساتھ اٹھتے 'بیٹھتے' کھاتے پیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے دل پھیر دیئے اور داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان پر لعنت نازل کی گئی کیونکہ وہ نا فرمان اور ظالم تھے اس بیان کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے لیکن اب ٹھیک ہو کر بیٹھ گئے' اور فرمایا نہیں نہیں اللہ کی قسم تم پر ضروری ہے کہ لوگوں کو برے کاموں سے روکو اور شریعت کی پابندی پر ان کو لاؤ۔ جب بنی اسرائیل پر عذاب آیا تو اللہ نے ان کی شکلیں بندروں جیسی بنا دیں تو اس عذاب میں وہ لوگ بھی پھنس گئے جو برائی کو دیکھتے تھے لیکن اس سے لوگوں کو منع نہ کرتے تھے بلکہ ان کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا کھانا پینا جاری رکھا اور جو لوگ انہیں برائی سے روکتے رہے اور نیکی کا حکم کرتے رہے اللہ نے انہیں اس رسوا کن عذاب سے بچا لیا۔ یہاں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ کوئی آدمی معمولی مشکلات کا بہانہ بنا کر اپنے آپ کو اصلاح معاشرہ کی ذمہ داریوں سے بری نہیں ٹھہرا سکتا جس کی آڑ لے کر ایک شخص گھر میں بیٹھ رہے اور یہ اعلان کر دے کہ لوگوں کے حالات اس درجہ خراب ہو چکے ہیں کہ انکی اصلاح میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اب خانہ نشین ہو جانے اور صرف اپنے ایمان و اسلام کی حفاظت کرنے کا وقت آ گیا ہے بلکہ اسلام نے معاشرے کے بگاڑ کی وہ حد خود بتا دی ہے کہ جس کے بعد ایک شخص کے لئے یہ بات جائز ہوتی ہے کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوام کی اصلاح کی ذمہ داری سے کنارہ کش ہو کر صرف اپنے ہی دین و ایمان کو بچانے کی فکر کرے' وہ حد یہ ہے کہ معاشرے میں سرے سے دین کی کوئی رمق باقی ہی نہ رہ گئی ہو' ہر شخص حقوق ادا کرنے کی بجائے حرص و طمع کو معبود بنائے بیٹھا ہو' شریعت کی بجائے ہر جگہ خواہشات کی پیروی ہو رہی ہو ہر جگہ دین پر دنیا کو ترجیح دی جارہی ہو' ہر شخص اپنی اپنی رائے اور اپنے اپنے خیال میں مگن ہو کسی کی بہتر سے بہتر بات بھی سننے کے لئے تیار نہ ہو یہاں تک کہ یہ بات واضح طور پر نظر آنے لگے کہ اب اس معاشرے کا بدلنا تو ممکن نہیں ہے البتہ یہ خطرہ نہایت قوی ہے کہ میں اس کے اندر پڑا رہا تو خود تبدیل ہو جاؤں گا' ایسی صورت میں ایک شخص کے لئے بلا شک و شبہ یہ بات جائز ہے کہ وہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنا ایمان بچانے کی کوشش کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اصحاب کہف کا واقعہ بیان کر کے ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔

والدین کے ذمہ تربیت اولاد

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا** "(تحریم)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچالو۔

ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ میری اولاد ہو حتی کہ نبیوں نے بھی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے دعائیں مانگیں نیک اولاد اللہ کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے جسے آنکھوں کی ٹھنڈک سے تعبیر کیا گیا ہے جس کو اولاد مل جاتی ہے تو گویا سب نعمتیں ہی مل جاتی ہے والدین کے ذمہ اولاد کے کچھ حقوق ہیں جن کو ادا کرنے سے ہی وہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو سکتے ہیں اس فرض کا احساس اپنے اندر تازہ رکھنے کے لئے چند باتیں ذہن نشین کرنی انتہائی ضروری ہیں۔

۱۔ پہلی اہم چیز

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **الا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ** (مسلم)

خبردار تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک کے اپنی رعایا کے متعلق سوال کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔

بندہ اولاد کا اصل مالک نہیں بلکہ اس کا اصل مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ اس کی امانت ہے لیکن اس نے اس کی نگرانی اور حفاظت کنبہ کے سربراہ کے سپرد کی ہے قیامت کے دن وہ دیکھے گا کہ کس نے اپنا فرض ادا کیا ہے اور کس نے اس میں کوتاہی کی ہے یہ حیوانی ریوڑ نہیں ہے بلکہ انسانی ریوڑ ہے جس کا دشمن شیطان ہے جس سے بچنے اور بچانے کی اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ تاکید کی ہے اس لئے کنبہ کے سربراہ کو اس کے حملے سے ہر لحہ بچنے اور کنبہ کے ہر فرد کو بچانے کے لئے چوکنا رہنا چاہیے والدین اور اولاد جنت میں اسی فکر مندی اور چوکنا رہنے کا تذکرہ ان الفاظ میں کریں گے جس کا ذکر سورہ طور میں ہے۔

قالوا انا کنا قبلُ فیَ اهلنا مشفقینَ فمنَ اللّٰہ علینا و وقنا عذاب السّموم (الطور)

(وہ آپس میں گفتگو کریں گے) کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر میں (اللہ سے) ڈرتے تھے تو اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں لو کے عذاب سے بچا لیا۔

۲۔ دوسری اہم چیز

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **یا ایھا الذ ین آمنوا انّ من ازواجکم و اولاد کم عدوّالکم فاحذرو ھم و انَ تعفوا وتصفحوا و تغفروا فانّ اللّٰہ غفورٌ رّحیمٌ (تغابن ۱۴)**

مومنو! تمھاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمھارے دشمن بھی ہیں سو ان سے بچتے رہو اور اگر معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بھی بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

ان آیات سے بالکل واضح ہے کہ بیوی بچے مومن کے لئے صرف نعمت ہی نہیں ہیں بلکہ بہت بڑی آزمائش اور دشمن بھی ہیں ان کو پا کر جس طرح دنیا میں سب سے بڑی خوشی پالیتا ہے اگر ان کی محبت میں پھنس کر دین کے احکام سے لا پرواہی اختیار کی تو ان کی وجہ سے آخرت کے لئے بہت بڑا خطرہ بھی مول لے سکتا ہے ان کے ساتھ معاملہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔اس کو صحیح طور پر وہی انجام دے سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی توفیق حاصل ہوتی ہے انکی اصلاح کرنے سے بد دل ہو کر جلد ہی کاٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھینکنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ان سے درگزر کرے اور نباہ کرنے کی کوشش کرے اور ہمت و جرات سے ان کی اصلاح پر لگا رہے چونکہ محبت و نفرت دونوں ہی آدمی کو اندھا بنا دیتی ہیں اس لئے ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کرنے سے ہی آدمی اپنی ذمہ داری سے عہدہ برا ہو سکتا ہے اس کے ساتھ ساتھ ہر لحہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہنا چاہیئے۔

۳۔ تیسری اہم چیز نصیحت

اولاد کا والدین پر یہ حق ہے کہ وہ ان کو وقت کی مناسبت سے وعظ و نصیحت کرتے رہیں جو ترغیب و ترمیب سے پر ہو اسی طرح آخری لمحات یعنی دنیا سے جاتے وقت بھی ان کو نیک وصیت سے محروم نہ کریں کیونکہ اس کا دل پر بہت اثر ہوتا ہے بعض کی اسی وصیت سے دل کی دنیا بدل جاتی ہے۔ وعظ وصیت میں فکر آخرت کو مقدم رکھے اگر ان کو نہ بھی فائدہ ہو تو کم از کم بندہ اس کام سے اللہ کے ہاں قیامت کے روز بری الذمہ ہو گا وعظ وصیت کا یہی طریقہ انبیاء علیہم السلام اور صلحاء امت کا رہا ہے۔

الف۔ پرورش اور کفالت

والدین کی ذمہ داریوں میں سے یہ اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اولاد کو رزق حلال کھلائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح انبیاء علیہم السلام کو رزق حلال کھانے کا حکم دیا ہے اسی طرح ایمان داروں کو بھی رزق حلال کھانے کا حکم دیا ہے مرد پر اللہ تعالیٰ نے "کفالت کی ذمہ داری ڈالی ہے کہ رزق حلال کے لئے جائز جدو جہد کرے اور وسائل کو ترقی دے لیکن اس کو رازق نہیں بنایا اولاد کا رازق ہونا تو درکنار وہ تو اپنے آپ کا بھی رازق نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقکم و ایاھم (**الانعام**) اور اپنی اولاد کو تنگدستی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم تم کو بھی روزی دیتے ہیں اور خاص کر ان کو۔

ارشاد نبوی ہے تم زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو کیونکہ میں قیامت کے دن اپنی امت کے زیادہ ہونے کی وجہ سے دوسروں پر فخر کروں گا۔(نسائی' ابو داؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی آدمی وہ کام کرلے جو اس کے حدود کار کے اندر اور اس کے فرائض میں شامل ہے رزق حاصل کرنے کے لئے جائز کوشش کرے' اور حاصل شدہ رزق کو کفایت شعاری اور انصاف کے ساتھ تقسیم کرے اسی طرح بچوں کی پیدائش کے معاملے میں صحت اعتدال' احتیاط اور میانہ روی کو ملحوظ رکھے یہ کام اس کے کرنے کے ہیں - رہی یہ بات کہ کتنے بچے پیدا ہوں گے اور کتنا رزق حاصل ہو گا یہ اللہ تعالیٰ کے کرنے کے کام ہیں ان میں مداخلت کرنے والے احمق ہیں ہمارے اس ماحول میں اولاد کشی کا تو فکر ہے کہ اولاد کم ہو لیکن تکلفات اور عیاشیوں کے سامان میں کمی کی بات نہیں کی جاتی) بچوں کی کفالت میں کنجوسی اور اسراف سے بچتے ہوئے اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے مستحقین یعنی فقراء مساکین کے حقوق بھی ادا کرنے چاہئیں اس سے آدمی کی آخرت بھی سنورتی ہے اور رزق میں کشادگی بھی ہوتی ہے۔

ب۔ بچے کی پیدائش کے بعد اس کو نہلا کر کسی نیک آدمی سے اس کے دائیں کان میں ازان اور بائیں کان میں اقامت کہلوائیں پھر اس کے بعد تحنیک کریں یعنی کوئی میٹھی چیز کھجور یا چھوہارے وغیرہ چبا کر بچے کے تالو میں لگا دے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا آپ ان کے حق میں برکت کی دعا کرتے اور چبا کر ان کے تالو میں لگاتے۔ (مسلم)

ساتویں دن بچے کا عقیقہ کیا جائے اور سر کے بال منڈائے جائیں اور بچے کی طرف سے اللہ کے نام پر عقیقہ کیاجائے عقیقہ اس جانور کو کہتے ہیں جو بچہ کی طرف سے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے ذبح کیا جاتا ہے بچے کی طرف سے دو جانیں اور بچی کی طرف سے ایک جان (ترمذی) بکرا ہو یا بکری وغیرہ اور ختنہ بھی کیا جائے' اچھا سا اسلامی نام رکھنا چاہئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ پسندیدہ نام اللہ کے ہاں عبداللہ اور عبدالرحمان ہیں (بخاری) باقی فضول رسموں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ جہاں تک ہو سکے ماں بچے کو اپنا دودھ پلائے ورنہ کسی دیندار عورت سے دودھ پلوائیں بچے کو بناؤ سنگھار سے بچاتے ہوئے صاف ستھرا رکھنا چاہئے اور سادہ لباس پہننے کی عادت ڈالنی چاہئے سب سے پہلے اللہ کا نام سکھائے۔

تعلیم و تربیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچہ جب کچھ سمجھدار ہو جائے تو اس کو روز مرہ کے آداب اور اچھے اخلاق ہر کام مسنون طریقے کے مطابق کرنے کی تلقین کرتے رہیں تاکہ اس کا دینی ذہن بن جائے بچے کی چونکہ اصل اور ابتدائی تربیت گاہ ماں باپ کی آغوش ہوتی ہے اس وقت بچے کے دل کی تختی بالکل صاف ہوتی ہے اس پر آپ جو باتیں قائم رکھنے کی کوشش کریں گے وہی قائم رہیں گی جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے تو اس کے ماں باپ اس کو یہودی' عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ (متفق علیہ)

سات برس کا جب بچہ ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمھارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا حکم دو اور جب دس برس کی عمر ہو جائے تو انہیں مار کر نماز پڑھائیں اور ان کے بستر الگ کر دیں۔ (ابو داؤد) اولاد کو قرآن و حدیث اور دینی کتابوں کی تعلیم دیں ادب و آداب اور تہذیب کی باتیں سکھائیں تعلیم کے ساتھ ساتھ اس کی فکری اور اخلاقی اصلاح کرتے رہنا چاہئے اور عمر کے ساتھ ساتھ دین کے احکام اس کے کانوں میں نہایت شفقت کے ساتھ اس طرح ڈالتے رہیں کہ وہ بھار محسوس نہ کرے اس بات کا خیال نہ کیا جائے کہ اولاد عمل کرتی ہے یا نہیں سختی کی بجائے جو بات شفقت اور نرمی سے سکھائی جاتی ہے وہ ضرور اثر کرتی ہے بشرطیکہ یہ کام ہمیشہ جاری رہے لیکن جس کام کا آپ انہیں حکم دیں اس کی آپ بھی خلاف ورزی نہ کریں اس کا برا اثر ہوتا ہے والدین کے ذمہ ہے کہ جب اولاد جوان ہو تو فوراً" ان کے نکاح کرنے کی فکر کرنی چاہئے اس معاملے میں ایسا گھرانہ تلاش کرنا چاہئے جو دینی اور اخلاقی لحاظ سے اچھا ہو تکلفات اور اسراف سے بچتے ہوئے سادگی سے نکاح کرنا چاہئے اگر فضول رسموں کو سر پر سوار کر کے نکاح کرنے میں دیر کی اور اس دوران اگر اولاد میں سے کوئی گناہ کا مرتکب ہوا تو اس کا گناہ والدین کے سر پر ہو گا۔ جہاں تک ہو سکے اولاد کے درمیان انصاف کرنا چاہئے جائیداد کی تقسیم میں لڑکے کے لئے دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے بارے میں انصاف کرو اور برابری کرو۔ (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے دو لڑکیوں کی بالغ ہونے تک پرورش کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا(مسلم)

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اولاد کے لئے اچھے ادب سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں ہے۔(ترمذی)

امیر کی اطاعت اور جماعت سے وابستگی

جماعت کے بغیر اسلام کی سربلندی ناممکن ہے اور امیر کے بغیر جماعت متحد نہیں رہ سکتی اور امیر کی امارت اس وقت تک بار آور نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہر شخص اس کا حکم سن کر اس کی اطاعت نہ کرے۔ اس لئے ہمیں اپنے نفس کی اصلاح کرنی چاہیے تاکہ ہمارے اندر امیر کی سمع و اطاعت کا جذبہ پیدا ہو جس سے ہم اپنی زندگی کسی ایک امیر کی اطاعت میں گزار سکیں اور بغیر امیر کے زندگی گزارنا چھوڑ دیں۔ مرکز الدعوۃ والارشاد کا سالانہ تین روزہ اجتماع چونکہ فکری و عملی تربیت کے لئے ہی منعقد کیا جاتا ہے اس لئے ہر بھائی سے درخواست ہے اجتماع کی اس فرصت کو غنیمت سمجھ کر اجتماع کے یہ تین دن بڑے منظم طریقے سے گزارے اپنے بھائیوں کے ساتھ محبت و شفقت سے پیش آئے ایثار سے کام لے کسی کی غلطی پر غصے کی بجائے عفو اور درگزر سے کام لے ہر کام میں امیر کی اطاعت کریں اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں دیندار بننے کی توفیق عطا فرمائے ۔ امین۔

جہاد کی تیاری کا حکم

ایمان کے تقاضوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے لئے غیرت و حمیت اور غلبہ دین کی کوشش اور جہاد کا جذبہ ہو یہی چیز اس کے ایمان کی شہادت ہے اور یہ فرض ہے اور جس کا دل اس چیز سے خالی ہے تو وہ سمجھ لے کہ اس کا دل ایمان سے خالی ہے اگر چہ وہ ایمان کے ہزار دعوے کرتا ہو۔

اسی حمیت و غیرت کو زندہ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے برائی ، ظلم اور کفر کو دنیا سے اپنی طاقت کے مطابق مٹانے کا حکم دیا ہے۔ نیکی اور عدل و انصاف کو اپنانے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسروں تک پہنچانے اور نافذ کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ دنیا میں دین اسلام ادیان باطلہ پر غالب ہوجائے' ادیان باطلہ اور کفر مغلوب ہو جائے یہ کام جہاد کے بغیر ممکن نہیں' اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لئے تیار رہنے اپنے آپ کو مضبوط بنانے اور جہاد کرنے کا حکم دیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

و اعدوا لهم مااستطعتم من قوة و من رباط الخيل ترهبون به عدو الله و عدوكم (الانفال ۶۰)

اور جہاں تک ہو سکے زور سے اور گھوڑوں کو تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لئے مستعد رہو تاکہ ڈراؤ تم اس سے اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو

مادی ٹریننگ لینے اور مادی قوت یعنی افراد اور اسلحہ وغیرہ کو مضبوط کرنے کا حکم صرف اس لئے ہے کہ کافروں کے اعصاب پر پریشر پڑے باقی رہا فتح و شکست کا انحصار تو ان مادی وسائل پر نہیں ہے اور نہ ہی کسی مسلمان کو ان پر اعتماد کرنا چاہیے بلکہ وہ صرف اور صرف روحانی قوت یعنی ایمان پر ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الا علون ان كنتم مؤمنين (آل عمران- ۱۳۹)

کمزوری مت دکھاؤ اور نہ ہی غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔

جہاد اور مجاہد کے لئے خرچ کرنے پر ثواب

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی نے ایک اونٹنی مہار سمیت جہاد کے لئے دی تو آپ نے فرمایا تجھے قیامت کے دن ایسی سات سو اونٹنیاں ملیں گی۔(مسلم)

شہید کا مقام

شہید کو اللہ تعالیٰ کے پاس چھ انعامات سے نوازا جاتا ہے۔

۱۔ شروع میں گرتے ہی اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۲۔ جنت میں اس کا مقام اسے دکھا دیا جاتا ہے۔

۳۔ قبر کے عذاب سے اسے محفوظ رکھا جاتا ہے اور قیامت کی سب سے بڑی گھبراہٹ سے بھی امن میں رہتا ہے۔

۴۔ اس کے سر پر عزت کا تاج پہنایا جاتا ہے جس میں یاقوت موتی جڑے ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے ایک یا قوت موتی تمام دنیا اور جو اس میں ہے سے قیمتی ہے۔
۵۔ بہتر ۷۲ حوروں کے ساتھ شادی کر دی جاتی ہے۔
۶۔ اس کے رشتہ داروں سے ستر (۷۰) کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔
(ترمذی' ابن ماجہ)

تکبر

تکبر کی مذمت اور تعریف

تکبر درحقیقت حق کا انکار اور دوسروں کو حقیر سمجھنا ہے خود رسول اللہ ﷺ نے ایک سوال کے جواب میں واضح طور پر تکبر کی تعریف بیان ں ہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا کہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا ایک شخص نے سوال کیا کہ آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اس کا جوتا اچھا ہو تو کیا یہ بھی تکبر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ خود صاحب جمال ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے تکبر یہ ہے کہ آدمی حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ (مسلم)

بعض لوگ اپنے آپ کو اتنا بڑا سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ ان کے لئے یہ بات تصور کرنا نہایت مشکل ہو جاتی ہے کہ جس بات کو وہ جانتے اور مانتے ہیں حق اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہو سکتا ہے اور وہ احترام کے لائق صرف اپنے آپ کو ہی سمجھتے ہیں۔ جو نعمت اور عزت ان کو میسر ہوتی ہے اس کو اللہ کی نعمت اور فضل سمجھنے اور اس کے شکر گزار ہونے کی بجائے اس کو یا تو اپنا پیدائشی اور خاندانی حق سمجھ بیٹھتے ہیں یا اس کو اپنی کوشش اور قابلیت کا ثمرہ خیال کرتے ہیں اور پھر اس پر فخر کرتے ہیں۔

تکبر ایسی خطرناک بیماری ہے جس سے حقیقی علم و معرفت کے سرے سے دروازے ہی بند ہو جاتے ہیں ایسا آدمی دنیا میں اور آخرت دونوں جہانوں میں ذلیل ہو جاتا ہے خالق کے ہاں بھی مبغوض اور مخلوق کے ہاں بھی ناپسند سمجھا جاتا ہے شیطان نے جو نافرمانی کی تھی اس کی تہہ میں تکبر کا جذبہ ہی کار فرما تھا انبیاء علیھم السلام اور دوسرے مصلحین اور داعیان حق کے راستے میں اگر کوئی رکاوٹ بنتے رہے ہیں تو یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متکبرین ہی تھے جنہوں نہ راہ حق پر چلنا پسند کیا اور جہاں تک ان کا بس چلا انہوں نے نہ دوسروں کو اس راہ پر چلنے دیا یہ بیماری آدمی کو حق سے اتنا دور کر دیتی ہے کہ اس کے لئے حق کی طرف لوٹنے کا کوئی امکان نہیں رہ جاتا۔

تکبر کا انجام

حدیث قدسی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تکبر میری چادر ہے اور عظمت میرا تہبند ہے جس (آدمی) نے ان دونوں میں سے کسی کو مجھ سے کھینچنے کی کوشش کی اس کو میں (جہنم کی) آگ میں داخل کروں گا۔ (مسلم)

بد گمانی اور حسد سے پرہیز کرنا

بد گمانی ایک قسم کا جھوٹ اور وہم ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی کو ہر ایک کے کام میں بدنیتی ہی معلوم ہوتی ہے اور کسی کے کام میں اس کو حسن نیت نظر نہیں آتا خواہ مخواہ دوسروں کی طرف ان ہونی باتیں منسوب کرنے لگتا ہے جب دوسروں کو اس چیز کا علم ہوتا ہے تو وہ بھی اس سے کترانے لگتے ہیں اس سے آپس میں نفرت و دشمنی پیدا ہوتی ہے ۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس سے باز رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یا ایھا الذین آمنو اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم ولاتجسسوا (حجرات)

اے ایمان والو! بہت گمان کرنے سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو۔

رسول اللہ ﷺ نے جب بد گمانی سے بچنے کی تاکید کی تو اس کے ساتھ ساتھ بغض و حسد اور دوسروں کے معاملات میں تجسس و تلاش سے بھی منع فرمایا کیونکہ وہ بد گمانی کے اسباب کے لازمی نتیجے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم بد گمانی سے بچو کیونکہ بد گمانی سب سے بڑی جھوٹی بات ہے' تم دوسروں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور نہ ایک دوسرے پر بڑھنے کی بے جا ہوس کرو اور نہ آپس میں حسد و بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو اے اللہ کے بندو جیسا اللہ نے فرمایا ہے آپس میں بھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی بن جاؤ' (بخاری)

حسد کی تعریف

کسی کو نعمت اور خوشحالی میں دیکھ کر جلنا اور یہ آرزو کرنا کہ اس کی نعمت چھن جائے یہ حسد کہلاتا ہے بعض لوگ بہت تنگ دل ہوتے ہیں جو دوسروں کی بھلائی اور بہتری کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھ سکتے خاص کر اپنے رشتہ داروں' عزیزوں' دوستوں کو جب آسودہ حالت میں دیکھتے ہیں تو جل بھن کر راکھ ہو جاتے ہیں اس بری عادت کو حسد اور حسد کرنے والے کو حاسد کہتے ہیں اور یہ اسلام میں حرام ہے۔

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے (ابو داؤد)

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمھارے اندر آہستہ آہستہ پہلی امتوں کی سی بیماری آ جائے گی حسد اور بغض کرنا یہ مونڈنے والی ہے میں نہیں کہتا بال مونڈ دے گی بلکہ یہ بیماری دین کو مونڈ دے گی (یعنی ختم کر دے گی۔) (احمد ترمذی)

زبان کی حفاظت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔الم نجعل له عينين و لسانا" و شفتين (سورہ البلد ۹ ۸)

کیا ہم نے انسان کو دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے۔

زبان گوشت' شرائین' اور اعصاب کا مرکب ہے اور وہ بولنے کی قوت اور چکھنے کا آلہ ہے اسی ذریعہ سے میٹھی' کڑوی' نمکین' ترش' اور چٹ پٹی' لذیذ اور بے مزہ چیزوں کا احساس اور بات چیت کر کے مطلب کا اظہار کیا جاتا ہے منہ کے مختلف اطراف و جہات میں زبان کے حرکت کرنے سے لفظ بنتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں تو دل کی بات ظاہر ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت زبان بھی ہے اس سے ہم اپنے دل کی بات دوسروں کو سمجھاتے ہیں اسی سے کلام الٰہی پڑھتے' ذکر و اذکار اور وعظ و نصیحت کرتے ہیں۔ انسان اور حیوان کے درمیان اسی زبان کی وجہ سے فرق ہے حیوان اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ میں ہم سے بڑی زبان رکھنے کے باوجود ہماری طرح بول نہیں سکتے اس لئے ہمیں اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہئے شکر کا معنی یہ ہے کہ بری باتوں سے زبان کی حفاظت کی جائے اور اچھی گفتگو کے لئے اس کو استعمال کیا جائے اگر زبان کی حفاظت کی جائے تو اس سے بڑے بڑے اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں اور اگر اس کی حفاظت نہ کی جائے تو اس زبان سے بڑے بڑے فتنے اور فساد پیدا ہوتے ہیں۔قرآن و حدیث میں زبان کی حفاظت کی بڑی تاکید آتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

یاایها الذین آمنوا اتقوا اللّٰه و قولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم و یغفرلکم ذنوبکم (الاحزاب)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی بات کرو اللہ تعالیٰ تمھارے کاموں کو سنوار دے گا اور تمھارے گناہ معاف کر دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دیتا ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دوں۔ (متفق علیہ) زبان کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بات شرع اور عقل کے خلاف نہ کی جائے سوچ سمجھ کر کی جائے زبان کی لگام ڈھیلی نہیں چھوڑنی چاہئے کہ جو جی میں آئے کہہ دے بلکہ اس کو اپنے قابو میں رکھے۔

غیبت سے پرہیز کرنا

شریعت کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کی عزت و آبرو محفوظ رہے اور ان کے باہمی تعلقات خوشگوار رہیں اس بنا پر جن بد اخلاقیوں سے مسلمانوں کی عزت و آبرو کو صدمہ پہنچتا ہے اور ان کے تعلقات میں ناگواری پیدا ہوتی ہے شریعت نے ان کی ممانعت کی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجموعی طور پر ان کو سورہ حجرات کی چند آیتوں میں جمع کر دیا ہے ان آیتوں میں مذاق اڑانے تمسخر کرنے اور برے القاب سے یاد کرنے تجسس اور غیبت کرنے سے منع کیا گیا ہے اور کہا گیا کہ غیبت کرنا اپنے فوت شدہ بھائی کا گوشت کھانا ہے اور کوئی شخص اپنے فوت شدہ بھائی کا گوشت کھانا پسند نہیں کرتا تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کی غیبت بھی نہ کرے۔ غیبت کی تعریف اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی مذمت میں چند حدیثیں درج کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

غیبت کی تعریف

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صحابہ کرامؓ سے دریافت فرمایا تم جانتے ہو غیبت کسے کہتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تیرا اپنے مسلمان بھائی کا اس طرح تذکرہ کرنا کہ اسے ناگوار ہو لوگوں نے عرض کیا کہ اگر وہ برائی اس میں موجود ہے؟ آپ نے فرمایا اس کی موجود برائی کو بیان کرو گے تو غیبت ہو گی اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو تم اس پر بہتان باندھو گے۔ (مسلم)

غیبت صرف زبان تک ہی محدود نہیں بلکہ جس طریقے سے بھی مسلمان کی بے عزتی ہو سکے غیبت ہے۔ جس طرح امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ تعریض و تصریح، رمزو اشارت، تحریر وکتابت اور محاکات و نقالی، ہر طریقہ سے دوسروں کے غیبت بیان کئے جا سکتے ہیں۔

غیبت کی مذمت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو، جو زبان سے تو ایمان لا چکے ہو لیکن ایمان تمہارے دلوں کے اندر جاگزیں نہیں ہوا ہے نہ مسلمانوں کی غیبت کرو نہ ان کے عیوب کی تلاش میں رہو کیونکہ جو شخص انکے عیوب کی تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کے عیب کی تلاش کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب کی تلاش کرے گا خود اس کے گھر ہی کے اندر اس کو رسوا کردے گا۔ (حم۔د صحیح)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ سے کہا کافی ہے آپ کو آپ کی (بیوی) صفیہ جو ایسی ایسی (یعنی کوتاہ قد ہے) تو آپ نے فرمایا تو نے ایسی بات کی ہے کہ اگر اس بات کو سمندر کے پانی میں ملایا جائے تو سمندر کے پانی کو متغیر کردے۔ (ترمذی، ابو داؤد، صحیح)

رسول اللہ ﷺ نے معراج والی حدیث میں فرمایا میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو چھیل رہے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ بولے یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے اور ان کی عزت و آبرو لیتے تھے۔ (ابو داؤد' صحیح)

مسلمان کی پردہ دری کی بجائے پردہ پوشی کا حکم ہے جیسے آپ نے فرمایا ومن ستر مسلما ستره الله یوم القیامة

جس نے مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی کی اللہ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی کرے گا (صحیح۔ د)

چھ موقع میں غیبت کرنا جائز ہے

۱۔ مظلوم ظالم کا ظلم اس آدمی کے پاس بیان کر سکتا ہے جو انصاف کرنے پر طاقت رکھتا ہو۔

۲۔ برائی کو ختم کرنے کے لئے کسی کے پاس برے آدمی کی برائی بیان کرنا۔

۳۔ کسی مفتی اور عالم سے فتوی لینے کے لئے کسی آدمی کا عیب بیان کرنا لیکن بہتر یہ ہے کہ کسی کا نام لئے بغیر عام سوال کرے۔

۴۔ مسلمانوں کو کسی شرپسند کے شر سے بچانے کے لئے اس کی شرپسندی بیان کرنا۔ مثلاً" نکاح کے وقت' تجارت میں مشارکت کے لئے مشورہ کے وقت وغیرہ۔

۵۔ اعلانیہ طور پر فسق و فجور کا ارتکاب کرنے والے کی غیبت کرنا مثلاً" شرابی وغیرہ

۶۔ تعارف کے لئے:۔ جب کوئی آدمی غلط لقب سے مشہور ہو مثلاً" لنگڑا' اندھا' بہرا' گونگا وغیرہ (ریاض الصالحین)

لیکن ان چھ صورتوں میں بھی یہ باتیں ملحوظ رکھنی چاہیے۔ ۱۔ ضرورت کے وقت ۲۔ نیت صحیح ہو' اصلاح مقصود ہو۔

جھوٹ سے پرہیز

جھوٹ کے معنی غلط بیانی کے ہیں اور یہ نہایت قبیح وصف ہے جس میں جھوٹ بولنے کی عادت پائی جاتی ہے۔ وہ اللہ تعالی اور انسانوں کے نزدیک بہت برا سمجھا جاتا ہے اور اس کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا۔ کتاب و سنت میں جھوٹ کی بڑی مذمت اور سچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بولنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا!

" ان اللّٰہ لا یھد ی من ھو کاذ ب کفّار (زمر)

بے شک اللہ تعالی جھوٹے اور ناشکرے کو ہدایت نہیں دیتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلَۃ من النّفاق حتی ید عھا اذ ا اتمن خان واذ ا حد ث کذ ب واذ ا عاھد غد ر واذ ا خاصم فجر (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوجائے گا اور جس میں ایک خصلت ہوگی۔ اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے ا۔ جب امانت سونپی جائے تو خیانت کرے۔ ۲۔ اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ۳۔ جب عہد کرے تو توڑ دے۔ ۴۔ جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تاکہ لوگوں کو ہنسائے' ہلاکت ہے' اس کے لئے ہلاکت ہے' اس کے لئے (احمد ترمذی ابوداوَد' دارمی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ۔ (ترمذی)

خلاصہ

روز مرہ کے معمولات

ا۔ اخلاص نیت

عبادات و عادات اور معاملات میں کام کرنے سے پہلے اہتمام کے ساتھ دل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا خیال لانا۔

۲۔ پانچ نمازوں کا اہتمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان سنتے ہی سارے کام چھوڑ کر نماز کی تیاری کرنا۔ نماز سمجھ کر سنت کے مطابق پڑھنے کا اہتمام کرنا۔

۳۔ تہجد کی نماز کا اہتمام کرنا

جس طرح سونے کا اہتمام کیا جاتا ہے اس سے بڑھ کر بیدار ہونے کا اہتمام کرنا۔

۴۔ قرآن مجید کا اہتمام کرنا

ناظرہ صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا۔ ترجمہ سیکھنا اور حفظ کرنا۔

۵۔ استغفار کرنا

استغفار دن میں کم از کم سو بار پڑھنا سنت ہے۔

۶۔ صبح و شام اور روز مرہ کے مسنون اذکار

صبح شام اور روز مرہ کے مسنون اذکار اہتمام سے ترجمہ کے ساتھ یاد کرنا اور پابندی سے پڑھنا۔

۷۔ امر بالمعروف اور نھی عن المنکر

اپنی طاقت کے مطابق نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

۸۔ والدین کے ذمہ تربیت اولاد

اپنی اولاد کی دینی سوچ بنانے اور دین پر چلانے کا اہتمام کرنا۔

۹۔ جہاد اور مجاہد کا تعلق

جہاد کے لئے ٹریننگ لینا' اور اپنی طاقت کے مطابق جہاد میں حصہ لینا اور مجاہدین سے تعاون کرنا۔

۱۰۔ تکبر' حسد اور بدگمانی

ان کی تعریف سمجھ کر دل کو ان خطرناک بیماریوں سے پاک کرنا۔

۱۔ غیبت اور جھوٹ

غیبت کرنے اور سننے سے سختی سے پرہیز کرنا اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرنا نیز روزانہ اپنا محاسبہ کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ

ہر بھائی مندرجہ بالا کاموں کا خود اہتمام کرے اور اپنے زیر اثر ۔ اہل و عیال' شاگرد' دوست احباب' سے ان کا اہتمام کروائے اور محاسبہ روزانہ کرے یا جب مناسب ہو۔ محاسبہ جتنی جلدی ہو گا زیادہ مؤثر ہو گا انشاء اللہ' اللہ تعالیٰ لکھنے والے اور پڑھنے والے کو اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے

سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحانک اللّٰھم و بحمدک اشھد ان لا الہ الا انتَ استغفرک و اتوب الیک (صحیح الجامع الصغیر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	دیباچہ	۱
۲	پہلا باب	۵
۳	ایمان باللہ کا مفہوم	۵
۴	اسماء وصفات پر ایمان لانا	۶
۵	عبادت کی تعریف اور اسکی اقسام	۷
۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا مفہوم	۱۰
۷	جنت کا بیان	۱۴
۸	جہنم کا بیان	۱۵
۹	حقیقت دنیا	۱۶
۱۰	دین پر قائم رہنے کے فوائد	۱۸
۱۱	اخلاص نیت	۲۱
۱۲	اخلاص کی برکات	۲۳
۱۳	نماز کی اہمیت	۲۴
۱۴	نماز کے فضائل	۲۶

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۵	بندہ مومن کی نماز	۲۷
۱۶	تہجد کے وقت کی فضیلت	۲۸
۱۷	ضحیٰ کی نماز	۳۰
۱۸	قرآن مجید کی اہمیت اور فضائل	۳۱
۱۹	قرآن مجید نازل کرنے کا مقصد	۳۲
۲۰	توبہ استغفار کی اہمیت و فضیلت	۳۵
۲۱	رزق کی فراوانی اور مسائل کا حل	۳۶
۲۲	صبح و شام اور روزمرہ کے افکار	۳۷
۲۳	نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی اہمیت	۴۰
۲۴	والدین کے ذمے تربیت اولاد	۴۳
۲۵	امیر کی اطاعت اور جماعت سے وابستگی	۴۸
۲۶	جہاد کی تیاری کا حکم	۴۸
۲۷	شہید کا مقام	۴۹
۲۸	تکبر	۵۰
۲۹	حسد کی تعریف	۵۲
۳۰	زبان کی حفاظت	۵۲
۳۱	غیبت سے پرہیز کرنا	۵۳
۳۲	جھوٹ سے پرہیز	۵۵
۳۳	روزمرہ کے معمولات کا خلاصہ	۵۶
۳۴	نوٹ	۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ